



سنو تم بدل سکتے ہو

کامیابی کی راہیں



Shaikh Nooruddin Umeri

M.A., MPhil in Arabic, Director - Ocean The ABM School, Hyd.



Author:

Shaikh Nooruddin Umeri

M.A., MPhil in Arabic

Director - Ocean The ABM School, Hyd.

Design By: Syed Zabi Uddin Quadri

(Suffah Graphics)

Published in, **June, 2022.**

Price: INR **100/-**

All rights reserved under the Copyright Act. No part of this book may be reproduced and stored in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopying, without a prior written permission of the publisher.





Page No	Topics:	SL No.
1	سونے سے پہلے	(1)
2	خود اعتمادی کیسے پیدا کریں؟	(2)
3	آپ کی زندگی کے فیصلے کون لیتے ہیں؟	(3)
4	کیا آپ ذمہ دار ہیں؟	(4)
5	عمل کا آغاز	(5)
6	خیالات	(6)
7	وہ کام جو آپ کی قدر بڑھا دے	(7)
9	حسد کو معلوم کرنے کا تھرمامیٹر	(8)
11	آپ کا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے	(9)
14	پانی سے بھرا ہوا گلاس	(10)
16	کیا میں ترقی کر سکتا ہوں	(11)
17	کیا آپ بچوں کی تربیت کر سکتے ہیں؟	(12)
18	آپ کا گھر بھی ایک ملک ہے	(13)
20	دس سال کی عمر تک دس باتیں سکھادیں	(14)
23	فارمولہ PRE ترقی کے لئے	(15)
24	یا آپ کامیاب دوست ہیں؟	(16)
25	کامیاب لوگوں کی عادتیں	(17)
26	مشکل حالات میں کیا کریں؟	(18)
29	ناخوش زندگی کا سبب بننے والی عادتیں	(19)
31	جب آپ کا جنازہ تیار ہو گا	(20)
33	ایک ساتھ ۱۳ امتحانات	(21)
35	میری پنسل نے مجھے کیا سکھایا	(22)
38	موبائیل سے میں نے کیا سیکھا	(23)
40	کیا آپ نوکری کی تلاش میں ہیں؟	(24)
43	آپ کیا کر سکتے تھے اگر-----	(25)
44	کیا آپ کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں؟	(26)
46	غصہ کا انجام	(27)
47	اپنی پہچان کیسے کریں؟	(28)
49	اپنے بچوں کو کیسے پہچانیں؟	(29)
51	میاں بیوی دونوں یہ کام کریں	(30)



مقدمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ شکایتوں کا، ناراضگی کا، ناچاقیوں کا دور ہے، اس دور میں ہر آدمی کو کسی نہ کسی سے مسئلہ درپیش ہے۔ آج ہم دوسروں کے عیبوں کو شمار کرنے میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں خود بدلنے کی کوشش نہیں کرتے۔ دور حاضر میں جس قدر نوجوانوں کے گمراہی کی باتیں کی جاتی ہیں اسی قدر نیک اور صالح نوجوانوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ آج ہماری مسجدوں کی پہلی صف میں نوجوان نظر آتے ہیں، کسی بھی دینی پروگراموں میں نظر آتے ہیں، انتظامات میں پیش پیش نظر آتے ہیں، رفاہی کاموں میں، کسی ناگہانی واقعہ میں، کسی حادثہ میں مدد کے لئے، طوفان و سیلاب میں مدد لئے نوجوان پیش پیش رہتے ہیں۔ الغرض بے شمار نوجوان بھلے کاموں میں لگے ہوئے ہیں ان کی ناقدری نہیں کی جاسکتی۔ ان کی ساری خوبیوں کا اقرار کرتے ہوئے ان کی ہمت افزائی کرتے ہیں ان کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ ہم نے اس کتاب کے ذریعہ کوشش کی ہے کہ نوجوان کیسے بدلیں اور بدلنے کے لئے کیا کیا کریں؟ اپنی شخصیت کو بدلنے کے لئے نئے نئے پروجیکٹس دئے گئے ہیں۔ نئے انداز سے نوجوانوں کے ذہنوں کو کھولنے کی ادنیٰ سی کوشش کی گئی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ نوجوانوں سے بھلے کام لیتا رہے، ان کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ اپنے دین کا شیدائی بنائے رکھے۔ آمین

والسلام

نور الدین عمری۔ ایم اے، ایم فل



سونے سے پہلے

- 1 کیا آپ نے کچھ ایسا کام کیا ہے جس پر آپ کو خوشی ہو، یا جس پر آپ کو فخر ہو، جس کو کرنے کے بعد آپ نے دلی سکون محسوس کیا ہو؟
- 2 کیا آپ نے اپنے ماں باپ کی کچھ ایسی خدمت کی ہے جس پر آپ کو یقین ہو کہ اس پر اجر پکالنے والا ہے؟
- 3 کیا آپ نے اپنے دوست کے لیے کچھ ایسا کام کیا ہے جس سے یقین ہو کہ اس کے لیے آسانی پیدا ہوئی ہوگی۔
- 4 کیا آپ نے اللہ کی خاطر کچھ ایسے اعمال کیے ہیں جن کو صرف آپ جانتے ہوں اور آپ کارب جانتا ہو؟
- 5 کیا آپ نے اپنے مال میں سے کچھ غریبوں اور مسکینوں کا بھی حق دیا ہے۔
- 6 جنہوں نے آپ سے مانگا تو نہیں لیکن آپ نے ان کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دیا ہو
- 7 کیا آپ کا مال اکثر فرماں برداری کے کاموں میں خرچ ہوتا ہے یا نافرمانی کے کاموں میں؟
- 8 کیا آپ اپنی اس عادت کو چھوڑنا چاہتے ہیں جس کو عام لوگوں سے چھپا کر رکھتے ہیں؟
- 9 کیا آپ نے اللہ کی دی ہوئی کسی نعمت پر دل شکر ادا کیا ہے؟
- 10 کیا آپ لوگوں کا شکر یہ ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں یا دل کھول کر شکر یہ ادا کرتے ہیں؟
- 11 کیا آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے؟

نوٹ: اگر ان دس باتوں میں 7 کا جواب مثبت میں ملتا ہے تو آپ ترقی کی راہوں پر ہیں، اگر آپ کے جوابات 5 سے کم مثبت میں ہوں تو آپ کو بدلنے کی ضرورت ہے۔



خود اعتمادی کیسے پیدا کریں؟



- 1 آپ کو نئے کام بہتر انداز سے کر سکتے ہیں ایک فہرست بنائیں۔
 - 2 اپنے پسندیدہ کام یا وہ کام جو آپ کرنا چاہتے ہیں ان کی فہرست بنائیں۔
 - 3 آپ میں اخلاق کی وہ کونسی خوبی ہے جسے لوگ بھی محسوس کرتے ہیں اور آپ کو اس خوبی پر اتنا اعتماد ہو کہ کوئی جھٹلانہ سکے؟
 - 4 کیا آپ کے پاس اخلاق کی کوئی ایسی خامی ہے جسے آپ لوگوں سے چھپاتے ہیں؟ بس اپنے دل میں رکھیں اس کو ختم کرنے کی کوئی شکل ہو سکتی ہے؟ غور کریں۔
 - 5 کیا کسی نے آپ کے کاموں پر آپ کے اخلاق پر بھرپور تعریف کی ہے؟ وہ جملے یاد ہیں؟
 - 6 کیا آپ کی غلطیوں پر آپ کے دوست و احباب بلا خوف اصلاح کر سکتے ہیں؟
 - 7 کیا لوگ آپ کو اپنے راز بتانے کے بعد آپ پر بھروسہ کرتے ہوئے مطمئن رہتے ہیں؟
 - 8 کیا آپ کو آپ کی شخصیت میں کچھ کمی محسوس ہوتی ہے؟
 - 9 کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کو آپ اپنی زندگی میں پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن پیدا نہیں کر پارہے ہیں؟
 - 10 کیا آپ نے کسی سے کہا ہے کہ وہ آپ کی خوبیوں اور خامیوں کی آپ کو اطلاع دیں۔
- نوٹ: اگر 7 سات جو ابات مثبت ہیں تو آپ ترقی کی راہوں پر ہیں۔
اگر 4 سے کم جو ابات مثبت ہوں تو بدلنے کی ضرورت ہے۔



آپ کی زندگی کے فیصلے کون لیتے ہیں؟

- 1 میری پسند کی کتاب؟ میں خود لیتا ہوں
- 2 میں کب سو جاؤں؟ میں خود لیتا ہوں
- 3 میں کیا کھاؤں؟ میں خود لیتا ہوں
- 4 مجھے کونسے کپڑے پہننے ہیں؟ میں خود لیتا ہوں
- 5 مجھے کونسا کام کرنا ہے؟ میں خود لیتا ہوں
- 6 مجھے کونسا کاروبار کرنا ہے؟ میں خود لیتا ہوں
- 7 مجھے کس سے دوستی کرنا ہے؟ میں خود لیتا ہوں
- 8 مجھے کیا بننا ہے؟ میں خود لیتا ہوں
- 9 مجھے کیا سیکھنا ہے؟ میں خود لیتا ہوں
- 10 مجھے صبح کب جاگنا ہے؟ میں خود لیتا ہوں

نوٹ: اگر سات سے زیادہ معاملات میں آپ خود فیصلہ لیتے ہیں تو آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اگر 6 سے زیادہ معاملوں میں دوسرے آپ کا فیصلہ لیتے ہیں تو بدلنے کی ضرورت ہے۔



کیا آپ ذمہ دار ہیں؟

- 1 آپ جمعہ کی نماز کے لیے تاخیر سے پہنچے اپنی گاڑی سڑک کے درمیان پارک کر دی۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
 - 2 اپنے گھر کا کچرہ سڑک پر پھینک دیا۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
 - 3 اپنے گھر کا کرایہ 5 تاریخ کو ادا کرنا تھا لیکن آج 15 تاریخ ہے اب تک ادا نہیں کیا۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
 - 4 اپنے بچوں کی اسکول فیس پچھلے چار ماہ سے ادا نہیں کیا۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
 - 5 اپنے دوست سے کہا 4 بجے آؤں گا لیکن 4 بج گئے اب تک نہیں گئے۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
 - 6 موز کھا کر چھلکا راستے میں ہی پھینک دیا۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
 - 7 فنکشن تھا گھر کے سامنے ٹینٹ لگایا تھا، تین دن گزر گئے ٹینٹ نہیں ہٹایا۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
 - 8 آپ نے کسی سے ایک ہفتہ کے لیے قرضہ لیا تھا، 3 ہفتہ گزر گئے، اب تک اطلاع بھی نہیں دی۔
ذمہ دار غیر ذمہ دار۔
- ایمان داری سے غور کریں اور اپنے آپ کو ذمہ داروں میں شمار کرتے ہو یا غیر ذمہ داروں میں شمار کرتے ہو۔ اگر اپنے آپ کو ذمہ داروں میں شمار کرتے ہو تو آپ خوش نصیب ہیں، اگر غیر ذمہ داروں میں شمار کرتے ہو تو ابھی وقت ہے بدل سکتے ہو۔

عمل کا آغاز

زندگی میں تبدیلی صرف اچھی باتیں پڑھنے سے نہیں بلکہ ان پر عمل کا آغاز کرنے سے ہوتی ہے۔
آدو دستو بدلنے کے لیے اپنا جائزہ لیں گے۔

- 1 کیا آپ آج سے غیر صحت مند غذا کھانا چھوڑ دیں گے؟
- 2 کیا آپ آج سے وہ کام کریں گے جس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں؟
- 3 کیا آپ نے اب تک معلوم کیا کہ آپ کو کونسی کتابیں پڑھنا چاہیے؟
- 4 کیا آپ نے کبھی اپنے جذبات کو قابو رکھنے کا طریقہ سیکھنے کی کوشش کی؟
- 5 کیا آپ اس انتظار میں ہیں کہ ڈاکٹر کہے کہ اب ورزش ضروری ہے؟
- 6 کیا آپ اس انتظار میں ہیں کہ اب ڈاکٹر فیصلہ کرے کہ آپ کو کیا کھانا ہے کیا نہیں کھانا ہے؟
- 7 کیا آپ نے کبھی ان لوگوں کی فہرست بنائی ہے جن لوگوں نے آپ پر احسان کیا ہے؟
- 8 کیا کبھی ایسا ہوا کہ صبح میں واٹس ایپ کھولنے سے پہلے قرآن کھولا ہو؟
- 9 کیا آپ کو کبھی اپنے پروفیشن میں ترقی کرنے کے لیے کسی ورک شاپ میں شریک ہونے کا خیال آیا؟
- 10 کیا آپ نے اپنی کمائی کا ایک چھوٹا حصہ ہر مہینہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا سوچا ہے؟

نوٹ: اگر 7 سے زیادہ سوالات کے جوابات ہاں میں ہیں تو آپ کامیابی کے راستے پر چل رہے
اگر 5 سے زیادہ جوابات نہ میں ہوں تو اب بدلنے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر اب بدلنے کی
کوشش نہیں کی تو شاید آئندہ بدلنا بھی چاہیں تو حالات آپ کو بدلنے نہ دیں۔

خیالات

کیا آپ کے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں؟
کہ میں ترقی اس لیے نہیں کر پایا

- کہ مجھے بچپن میں سہولتیں نہیں ملیں۔
- کہ میرے والدین غریب تھے۔
- کہ میرے والدین گاؤں میں رہتے تھے۔
- کہ میرے والدین زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔
- کہ ہماری حکومت نے کوئی سہولت نہیں دی۔
- کیوں کہ ہمارے پاس بجلی نہیں تھی۔
- کیوں کہ سماج میں لوگ آگے بڑھنے نہیں دیتے۔
- کیوں کہ لوگوں نے مذاق اڑایا۔
- کیوں کہ مقابلہ سخت تھا۔
- کیوں کہ ہمارے حکمران صحیح نہیں ہیں۔

اگر آپ اپنی ناکامی کے لیے ایسی چیزوں کو وجہ بناتے ہیں تو پھر یاد رکھیں آپ کے مرنے تک بھی آپ کے لیے سارے دروازے بند ہی رہیں گے۔ آپ کی ترقی کے لیے آپ کی کامیابی کے لیے، آپ کے آگے بڑھنے کے لیے ان میں سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے۔



وہ کام جو آپ کی قدر بڑھا دے

آج آپ ایک سفید کاغذ لیں۔ ایک قلم لیں، ایک کمرے میں دروازہ بند کر کے بیٹھ جائیں، ذرا سا سنجیدہ بن جائیں، اور ان لوگوں کے نام لکھنا شروع کریں جنہوں نے آپ پر بچپن سے آج تک زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر آپ پر احسان کیا ہو، آپ کی مدد کی ہو، آپ کی ہمت افزائی کی ہو، آپ کے ساتھ ہمدردی کی ہو۔ ان میں آپ کے ماں باپ بھی ہو سکتے ہیں، بھائی بہن بھی ہو سکتے ہیں، دوست و احباب بھی ہو سکتے ہیں، آپ کے رشتہ دار بھی ہو سکتے ہیں، آپ کے ٹیچرس بھی ہو سکتے ہیں، آپ کے پڑوسی بھی ہو سکتے ہیں۔ کوئی بھی ہو سکتے ہیں، ان سب کی فہرست بنائیں۔ آپ دیکھیں گے ان کی فہرست لمبی ہوتے جاتی ہے۔ فہرست جس قدر لمبی ہوتی جائے ہونے دیں۔

اب اس کے بعد ایک دوسرا کاغذ لیں، اس کاغذ میں ان لوگوں کا نام لکھنا شروع کریں جن پر آپ نے احسان کیا ہے یا مدد کی ہے، یا ہمت افزائی کی، یا کسی بھی طرح ان کی ترقی میں آپ نے ساتھ دیا ہو۔ اب آپ دیکھیں گے کہ آپ کا قلم بہت ہی آہستہ آہستہ چل رہا ہو گا۔ اب آپ کو دماغ پر زور دینا پڑ رہا ہو گا، نام یاد نہیں آرہے ہوں گے، بلکہ فہرست پہلے کے مقابلے میں چھوٹی ہوتی ہوئی نظر آئے گی۔ اللہ ماشاء اللہ۔ کچھ لوگوں کی دوسری فہرست لمبی ہو جائے گی۔ اب خود اپنا جائزہ لیں کہ آپ کی پہلی فہرست لمبی ہے یا دوسری فہرست لمبی ہے۔ اگر آپ کی پہلی فہرست لمبی ہے تو غور کریں کہ ہم نے کتنے لوگوں کے احسانات لیے ہیں لیکن بدلے میں ہم نے بہت کم لوگوں کی مدد کی ہے، بہت کم لوگوں پر احسان کیا ہے۔ ہماری جانب سے خیر کا کام بہت کم ہو رہا ہے۔ آج سے ارادہ کر لیں کہ ہم اپنے خیر کو بڑھائیں گے۔ اپنی مدد کو وسیع کریں گے۔ اپنی جانب سے لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔



ہاں اگر آپ کی دوسری فہرست بڑی ہے تو آپ حقیقت میں بہت اچھے ہیں اللہ آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے اسی لیے آپ سے بھلے کام زیادہ لے رہا ہے۔ اگر ہماری ذات سے بھلے کام زیادہ ہو رہے ہیں تو سیدھی بات ہے اللہ ہم سے خوش ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا فرمان بھی ہے خیر الناس من نفع الناس۔ لوگوں میں بہترین آدمی وہ ہے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو۔ یہ فہرست اپنے پاس رکھیں بس۔ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں، لیکن اپنے ضمیر سے ضرور سوال کریں کہ کیا اب مجھے بدلنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟



deenitaleemforkids Paigham-e-Noor



حسد کو معلوم کرنے کا تھرمامیٹر

دوستو آسمان کا پہلا گناہ حسد تھا، اللہ نے آدم علیہ السلام کا رتبہ بڑھا دیا تو شیطان کو حسد ہوا، آخر کار جنت سے نکال دیا گیا۔ دنیا کا پہلا گناہ بھی حسد تھا، آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں سے قربانی کا مطالبہ کیا گیا، ایک کی قربانی قبول ہوئی دوسرے کی رد ہوئی، تو جس کی قربانی رد ہو گئی اس کو حسد ہوا، اسی حسد کی وجہ سے اپنے سگے بھائی کو قتل کر دیا۔ حسد نیکیوں کو آگ کی طرح کھا جاتا ہے۔ سورہ فلق میں اللہ نے حسد کرنے والے سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ حسد کا مطلب اللہ نے جو نعمتیں دوسروں کو دے رکھی ہیں اس کے ختم ہونے کی تمنا کرنا۔

اب کیسے پتہ چلے کہ ہمارے پاس حسد ہے یا نہیں؟ چلیے سوالات کے جوابات دیں۔

- 1 اگر آپ کے دوست نے کارلی، آپ اس کو مبارک بادی دیتے ہیں یا خاموش رہتے ہیں؟
- 2 آپ کے دوست نے یا پڑوسی نے گھر بنا لیا اب آپ مبارک بادی دیتے ہیں یا خاموش رہتے ہیں؟
- 3 آپ کے دوست کو کاروبار میں ترقی ہوئی کیا آپ مبارک بادی دیتے ہیں یا خاموش رہتے ہیں؟
- 4 آپ کے دوست نے ایک نیا فون خریدا آپ کو خوشی ہوتی ہے یا گھٹن ہوتی ہے؟
- 5 اگر کسی کی تعریف کی جائے تو آپ کو خوشی ہوتی ہے یا گھٹن ہوتی ہے؟
- 6 اگر آفس میں، کمپنی میں، یا کسی بھی جگہ آپ کے ساتھی کو پر موشن ملتا ہے تو آپ کو اس کی خوبیاں نظر آتی ہیں یا دماغ میں خامیاں اور غلطیاں تلاش کرتے ہیں؟



7 آپ دکاندار ہیں، گاہک آپ کے پاس آتا ہے لیکن وہ چیز آپ کے پاس نہیں ہوتی ہے، آپ کو پتہ ہے آپ کے پڑوس کی دکان میں وہ چیز موجود ہے، آپ اس کی رہنمائی کرتے ہیں یا خاموش بیٹھ جاتے ہیں؟

8 آپ کے پڑوسی نے ایک نئی کار خریدی، دو چار دن میں ہی حادثہ ہو جاتا ہے، آپ کو اندر سے خوشی ہوتی ہے یا دکھ ہوتا ہے؟

9 آپ کا کوئی رشتہ دار بڑا مالدار ہے، اس نے آپ کے ساتھ کبھی احسان کا معاملہ نہیں کیا، اچانک سیلاب کی وجہ سے بڑا نقصان ہوتا ہے اب آپ کو اندر سے خوشی ہوتی ہے یا افسوس ہوتا ہے؟

10 آپ ایک تاجر ہیں، لیکن آپ کے بازو کی دکان پر زیادہ گاہک نظر آتے ہیں، اب آپ اس دکان والے سے ملاقات کرتے رہتے ہیں یا اکثر دور ہی رہنا پسند کرتے ہیں؟

نوٹ: اگر آپ کے کم از کم 8 جوابات مثبت میں ہیں تو آپ حسد کی بیماری سے پاک ہیں۔

اگر 6 سے زیادہ جوابات منفی میں ہیں تو آپ حسد کے شکار ہیں۔ حسد جیسی خطرناک بیماری سے بچنے کی کوشش کریں۔





آپ کا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے

- راستہ بارش کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے
ایک آدمی بلدیہ کے لوگوں کو فون کر کے شکایت درج کرتا ہے اس کو ٹھیک کرنے درخواست کرتا ہے۔
دوسرا آدمی حکومت پر برستا ہے، حکومت کو برا بھلا کہتا ہے۔
- اسکول میں بچہ حساب کے مضمون میں فیل ہو جاتا ہے۔
ایک آدمی اپنے بچے کی کوتاہیوں کا جائزہ لیتا ہے، اس کی اصل کمزوری کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔
دوسرا آدمی اسکول والوں پر غصہ ہوتا ہے، فیس کی شکایت کرتا ہے، ٹیچرس کو برا بھلا کہتا ہے۔
- مسجد کے انتظامات میں کچھ کمی بیشی ہوتی ہے۔
ایک آدمی متولی سے ملاقات کرتا ہے، یا ذمہ داروں سے ملاقات کرتے ہوئے اس کے صحیح انتظامات کی درخواست کرتا ہے اور اپنی مدد کی پیش کش کرتا ہے۔
دوسرا آدمی مسجد کے باہر متولی کے خلاف غیبت کرتا ہے، یا نماز کے بعد لوگوں کے درمیان بیٹھ کر ذمہ داروں کی کوتاہی پر تبصرہ کرتا ہے۔



- آدمی گھر کو بھوکا آیا دیکھا اب تک کھانا نہیں بنا ہے۔
ایک آدمی اپنی بیوی سے پوچھتا ہے کیا کوئی سامان کی کمی تھی یا طبیعت ٹھیک نہیں تھی؟
یا اور کوئی رکاوٹ تھی؟
دوسرا آدمی جیسے دیکھا کھانا نہیں بنا ہے فوراً غصہ کرتا ہے، سستی کا ہلی، لاپرواہی کا الزام لگاتے ہوئے برے برے الفاظ سے بیوی کو ڈانٹتا ہے۔

- ایک دن گھر میں خادمہ غیر حاضر ہو جاتی ہے۔
پہلا آدمی خادمہ سے اس کی طبیعت پوچھتا ہے، اس کے نہ آنے کی وجہ پر سکون انداز سے معلوم کرتا ہے۔ اگر غلطی ہو تو نصیحت کرتا ہے۔
دوسرا آدمی جیسے ہی خادمہ گھر میں داخل ہوئی اپنے غصہ کا اظہار کرتا ہے، دوبارہ ایسا ہی ہو تو نکال دینے کی دھمکی دیتا ہے۔

- ایک دکاندار کا گاہک سامان کے خراب ہونے کی شکایت کرتا ہے واپس کرنا چاہتا ہے۔
پہلا دکاندار سامان لیتا ہے اور غور کرتا ہے کیا واقعی سامان میں خرابی ہے یا گاہک کا وہم ہے، اگر حقیقت میں خرابی ہو تو واپس لیتا ہے اگر گاہک کا وہم ہو تو اچھے طریقے سے سمجھاتا ہے۔
دوسرا دکاندار فوراً انکار کر دیتا ہے سامان اچھے ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے واپس لینے سے انکار کر دیتا ہے۔



دوستو! چند مثالیں ہم نے سمجھنے کے لیے دی ہیں اب آپ دیکھیں آپ کا شمار پہلی قسم کے افراد میں ہوتا ہے یا دوسری قسم میں ہوتا ہے۔ اگر آپ پہلی قسم میں ہیں تو آپ کا شمار سمجھدار لوگوں میں ہوتا ہے، آپ ڈپریشن سے، غصے سے، نامعقول رویے سے، محفوظ ہیں، آپ کے ساتھ رہنے والے ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ آپ کی دوستی لمبی ہوتی ہے، لوگ آپ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اگر آپ دوسری قسم میں ہیں تو برائے کرم اپنے آپ کو بدلنے کی آج ہی سے کوشش کریں۔ دوسری قسم والے ڈپریشن، غصہ اور بی پی کے بہت جلد شکار ہو جاتے ہیں۔ لوگ ان سے ملاقات کرنا بھی پسند نہیں کرتے اور نہ ان کے دوست بننا چاہتے ہیں، لوگ اگر عزت کرتے بھی ہیں تو ان کے شر سے بچنے کے لیے کرتے ہیں۔ دوستو! یہ کوئی غیب کا علم نہیں ہے صرف علم نفسیات کا تجربہ ہے۔



deenitaleemforkids Paigham-e-Nor



پانی سے بھر اہو اگلاس

ایک دن میں نے اپنے ہاتھ میں پانی سے بھر اہو اگلاس پکڑ کر اپنے شاگردوں سے پوچھا اس کا کیا وزن ہو گا۔

"پچاس گرام"، "سو گرام"، "ایک سو پچیس گرام"۔ سب اپنے اپنے انداز سے جواب دینے لگے۔
 "میں نے کہا، میں خود صحیح وزن بتا نہیں سکتا، جب تک کہ میں اس کا وزن نہ کر لوں! میں نے کہا کیا ہو گا اگر میں اس گلاس کو ایک منٹ کے لیے اسی طرح اٹھائے رہوں....؟"
 "کچھ نہیں ہو گا!" طلباء نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، اب یہ بتاؤ کہ اگر میں اس گلاس کو ایک گھنٹے تک یوں ہی اٹھائے رہوں تو پھر کیا ہو گا....؟"
 "آپ کے بازو میں درد شروع ہو جائے گا۔" طلباء میں سے ایک نے جواب دیا۔
 میں نے کہا "آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ اب یہ بتاؤ کہ اگر میں اس گلاس کو دن بھر اسی طرح تھامے رہوں تو پھر کیا ہو گا....؟"

"آپ کا بازو وشل ہو سکتا ہے۔" ایک طالب علم نے کہا۔ "آپ کا پٹھا اکڑ سکتا ہے" ایک اور طالب علم بولا،
 "آپ پر فالج کا حملہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو اسپتال لازمی جانا پڑے گا!" ایک طالب علم نے جملہ کسا اور پوری جماعت تہقہ لگانے لگی۔

میں نے کہا اس دوران کیا گلاس کا وزن تبدیل ہوا؟
 "نہیں۔" طلباء نے جواب دیا۔



میں نے کہا: تو پھر بازو میں درد اور پٹھا اکرنے کا سبب کیا تھا....؟"
 طلبانے کہا گلاس کو بہت دیر تک اٹھائے رکھنے سے ہاتھ میں درد شروع ہوا۔
 میں نے کہا: اچھا اگر ہم گلاس کو دیر تک اٹھائے رکھیں تو درد ہوگا۔ اس کا حل کیا ہے؟
 ایک طالب علم نے اس کا حل یہ ہے کہ گلاس نیچے رکھ دیا جائے۔
 بالکل صحیح!....

میں نے کہا: پیارے بچو ہماری زندگی کے مسائل بھی کچھ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ آپ انہیں اپنے ذہن پر چند منٹ سوار رکھیں تو وہ ٹھیک لگتے ہیں۔ انہیں زیادہ دیر تک سوچتے رہیں تو وہ آپ کے لیے سرکا درد بن جائیں گے۔ انہیں اور زیادہ دیر تک تھامے رہیں تو وہ آپ کو فالج زدہ کر دیں گے۔ آپ کچھ کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

دیکھیے....! اپنی زندگی کے مسائل کے بارے میں سوچنا یقیناً اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن.... اس سے کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہر دن کے اختتام پر سونے سے پہلے ان مسائل کو ذہن سے اُتار دیا جائے۔ اس طریقے سے آپ کسی قسم کے ذہنی تناؤ میں مبتلا نہیں رہیں گے۔ اگلی صبح آپ تروتازہ اور اپنی پوری توانائی کے ساتھ بیدار ہوں گے اور اپنی راہ میں آنے والے کسی بھی مسئلے کو آسانی سے حل کر سکیں گے۔ لہذا گلاس کو یعنی مسائل پر غیر ضروری سوچ بچار کو نیچے رکھنا اور بھول جانا ہی مسئلہ کا حل ہے۔ آج سے آپ لوگ اپنے اندر منفی سوچ کو نکال دیں۔ مسائل کے بارے میں صرف سوچنا نہیں بلکہ ایک ایک کرتے ہوئے حل تلاش کرنا اور بھول جانا ہے۔





کیا میں ترقی کر سکتا ہوں

- کیا آپ اپنے آپ کو بدلنے تیار ہیں؟
- کیا آپ صبح جلدی بیدار ہوتے ہیں؟
- کیا آپ خود کو متحرک رکھتے ہیں؟
- کیا آپ اپنی صحت کے لیے روزانہ ورزش کرتے ہیں؟
- کیا آپ کو کتابیں پڑھنے کی عادت ہے؟
- کیا آپ روزانہ کیے جانے والے کام پہلے لکھ لیتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے بہت سارے کام خود کر لیتے ہیں؟
- کیا آپ مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے آپ کو اپگریڈ کرنے کی جستجو رکھتے ہیں؟
- کیا آپ وقت سے بڑھ کر کام کرنے کی عادی ہیں؟

نوٹ: اگر ان میں سے کم از کم 8 کے جوابات ہاں میں دیتے ہیں تو اب آپ ترقی کرنے کے پورے حق دار ہیں۔ بس تیار ہو جائیں، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ آپ کونسا کام بلا تھکان کر سکتے ہیں؟ آپ کون سے کام کو سیکھنے کے لیے وقت، مال، لگانے تیار ہیں، کون سے کام کے لیے مشکلات کا مقابلہ کرنے تیار ہیں ایک کاغذ پر لکھیں۔ ان میں سے جس کام کے لیے اندر سے آواز آئے اس کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں، آج ہی سے اس کام کو شروع کریں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آئندہ ہفتہ منصوبہ بنائیں گے، آئندہ مہینہ کو شش کریں گے تو یاد رکھیں آپ اس میدان کے لیے مناسب نہیں ہیں۔

اگر آپ کے جوابات 5 سے زیادہ نہ میں ہوں تو پہلے اپنے آپ کو بدلیں، پہلے اپنے آپ کو ہاں میں بدلیں پھر ترقی کا سوچیں۔ اللہ سے دعائیں کریں اپنی عادت کو اور طرز زندگی کو بدلنے کی سوچی سمجھی کوشش کریں۔



کیا آپ بچوں کی تربیت کر سکتے ہیں؟

- کیا آپ اپنے بچوں کی مصروفیت پر نظر رکھتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے بچوں کے ساتھ دوست کی حیثیت سے پیش آتے ہیں؟
- کیا آپ بچوں کو کچھ ذمہ داریاں دیتے ہیں؟
- کیا آپ بچوں کی باتوں کو غور سے سنتے ہیں؟
- کیا آپ بچوں میں اعتماد پیدا کرتے ہیں؟
- کیا آپ گھریلو معاملات میں بچوں سے مشورہ لیتے ہیں؟
- کیا آپ کے بچوں کی ذاتی دلچسپی کس میں ہے آپ واقف ہیں؟
- کیا آپ بچوں سے وعدہ کر کے نبھاتے ہیں؟
- کیا آپ بچوں سے اپنی فرماں برداری سے پہلے اللہ کی فرما برداری کی بات کرتے ہیں؟
- کیا آپ بچوں کو نیک بنانے کے لیے خود نیک کام کرتے ہیں؟

نوٹ: اگر آپ کے کم از کم 8 جوابات ہاں میں ہیں تو پھر آپ تربیت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کو صحیح ماں باپ بننے کی توفیق عطا کی ہے اس کا شکر بجالائیں اور اس کو جاری رکھیں۔ اگر آپ کے 6 سے زیادہ جوابات نہ میں ہوں تو پھر آپ تربیت کے معاملے میں بہت کمزور ہیں۔ اولاد سے پہلے آپ کی تربیت کی ضرورت ہے۔



آپ کا گھر بھی ایک ملک ہے

ملک کی طرح ہے، اس میں آپ ایک بادشاہ یا ملکہ کی طرح ہیں۔ آپ کے گھر والے رعایا کی طرح ہیں۔ اس ملک کا بھی ایک دستور بنائیں۔ لیکن یہ ملک ایسا ہو گا جس کے بادشاہ اور ملکہ کو بھی دستور ماننا ہو گا۔ جس کے ہر فرد کو دستور پر چلنا ہو گا۔

ماں باپ ہر گز اس بات کے انتظار میں نہ رہیں کہ تربیت گاہیں، اسکولس، کالجس، یونیورسٹیز، مدارس، مساجد، کتابیں، اپنے فرائض پورے کر کے آپ کی اولاد کو اچھا انسان بنائیں گے، آپ کو خود اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہو گا کہ انفرادی طور پر اپنے بچوں کو معاشرے کا ذمہ دار فرد بنائیں۔

● گھر کا ہر فرد نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے گا۔

● ”برائے مہربانی“ اور ”جزاک اللہ“ ”شکریہ، معاف کیجئے، کے کلمات بنیادی ضوابط ہونگے جن سے

کوئی بھی بری نہیں ہو گا۔

● ”کوئی“ مار پٹائی، گالم گلوچ، لعن طعن ”والی بات نہیں ہوگی جس سے بدذوقی کا احساس ہو۔

● اپنے محسوسات اور خیالات کو ادب و احترام اور وضاحت کے ساتھ بتانا ہو گا۔

● جو کوئی بھی جس جس چیز کو (دروازہ، کھڑکی، ڈبہ، پلیٹ، لائٹ، فیان) کھولے گا اُسے بند بھی کرے گا،

کچھ گر جائے تو اُسے اٹھائے گا اور جگہ کو اُس سے زیادہ صاف کر کے رکھے گا جیسے پہلے تھی۔

● آپ کا کرہ خالص آپ کی ذمہ داری ہے۔

● جو کوئی بات کرے گا، اُسے ٹو کے بغیر سنی جائے گی اور بات کو درمیان میں سے کوئی نہیں کاٹے گا۔



- گھر میں داخل اور خارج ہوتے ہوئے سلام کرنا ہوگا۔
- گھر کا ہر فرد روزانہ قرآن مجید سے ایک رکوع کی تلاوت کرے گا۔
- رات کو (11:00) کے بعد کوئی بھی نہیں جاگے گا۔
- کھانے پینے کے وقت میں سب کی حاضری اور شمولیت ضروری ہوگی۔
- رات کو (10:00 بجے) کے بعد کسی قسم کی تعلیمی سرگرمی کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔
- گھر کے سارے افراد گھر اور گھر میں موجود ہر شے کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔
- کوئی بھی کسی کے کمرے یا علیحدگی والی جگہ پر دروازہ کھٹکھٹائے یا اس کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہوگا۔
- کوئی بھی میلے کپڑے ادھر ادھر نہیں ڈالے گا بلکہ اس کی جگہ پر ہی رکھے گا۔
- کوئی بھی اپنے جوتے چپل ادھر ادھر نہیں رکھے گا ان کی متعین جگہ پر ہی رکھے گا۔
- کوئی بھی رات دیر گئے گھر نہیں آئے گا بلکہ جلد گھر لوٹے گا لایہ کہ ضروری کام ہو۔
- گھر میں کوئی دعوت ہو تو مشورہ سے سب کو کام کرنا ہوگا۔
- ہر ہفتہ سب کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کریں گے۔
- ہفتے میں ایک مرتبہ کم از کم گھر میں سحری کاروزوں کا اہتمام ہوگا۔

اس طرح آپ کچھ اصول بنائیں۔ ابتداء میں مشکل ہوگی، لیکن رفتہ رفتہ آسانی پیدا ہوتی جائیگی ان شاء اللہ۔ گھر میں اس طرح کا ماحول پیدا ہو تو ہی تربیت آسانی سے ہوگی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گھر میں دینی ماحول ہو تو ان میں جو جو ممکن ہو سکے ضرور نافذ کریں۔ اگر آپ کے پاس کچھ بہتر مشورہ ہوں تو ہمیں ضرور بتائیں۔ یا آپ کچھ خصوصی رہنمائی چاہتے ہیں تو ہمارے واٹس ایپ نمبر رابطہ قائم کریں۔ +91-93911 38391



دس سال کی عمر تک دس باتیں سکھا دیں

(1) عزت دینا سکھائیں

اپنے بچے کو انسانیت کا درس دیں، اسے سکھائیے کہ یہ زندگی میں اس کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ خواہ وہ کوئی بھی صنف ہو لڑکا یا لڑکی سب کے بنیادی انسانی حقوق ادا کرنا لازم ہے۔

(2) غلطی ہونے پر گھبرانا نہیں چاہیے

انسان تو ہے ہی خطا کا پتلا اور جب بات بچے کی ہو تو اس سے بھی بہت سی غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں، ایک ماں کے ذہن میں ہمیشہ یہ بات رہنی چاہیے، لہذا غلطی ہو جانے پر بچے کو حوصلہ دیں۔ انہیں بتائیں کہ غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے اور غلطی سے ہمیں آگے بڑھنے کا حوصلہ ملتا ہے۔

(3) قابلیت اہم ہے! نمبرات اہم نہیں!!

بعض اوقات والدین کم نمبر لانے پر بچے پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں، کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ بچہ ان کی توقعات پر پورا نہیں اترتا، لیکن یہاں ماں اور باپ دونوں کو یہ سمجھنا ہو گا کہ بہت اچھے نمبرات ضروری نہیں ہیں۔ زندگی میں قابلیت ہی کام آتی ہے نمبرات نہیں۔

(4) اپنے بچوں کا دوست بنا

ایک ماں کیلئے اپنے بچے کا دوست بننا ضروری ہے۔ اگر بچے کے ارد گرد دوست موجود ہیں، تو اس کے دوستوں میں اپ کو اپنی جگہ آسانی سے نہیں ملے گی، لہذا آپ ان پر اپنی نگرانی مسلط نہ کریں، بلکہ انہیں یہ احساس دلائیں کہ ان کے پیچھے آپ کی حمایت ہے اور وہ ہر معاملے میں آپ پر اعتماد اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔



5) بچے کو کھل کر بولنے دیں

کچھ والدین اپنے بچے کے بجائے دوسرے بچے کی بات کو زیادہ فوقیت دیتے ہیں یا اپنے بچے کے سامنے دوسرے بچے پر زیادہ اعتبار کرتے ہیں، اسی وجہ سے وہ چپ ہو جاتا ہے اور والدین سمجھتے ہیں کہ ان کا بچہ ہی غلط ہے۔ یہ رویہ بچے کے مستقبل میں عدم تحفظ کو بڑھاتا ہے، اسے پتہ ہے کہ میرے والدین میرے ساتھ نہیں، لہذا وہ مستقل پریشان رہنے لگتا ہے، یہاں والدین بھی اپنی خامی دور کریں اور بچے کی بات مکمل ہونے سے پہلے اسے خاموش نہ کروائیں۔

6) دوسروں کی دیکھا دیکھی نہ کریں

بچوں کو سکھائیں کہ دوستوں کے ہر غلط یا خود کے لیے نامناسب فیصلے کو صرف ان کے ساتھ رہنے کے لیے کبھی قبول نہ کریں، بلکہ دوستوں میں اپنا مسئلہ اور نکتہ نظر ضرور بتائیں، اگر وہ دوست ہوں گے تو آپ کی بات ضرور سمجھیں گے۔ کوئی بھی کھیل، کوئی بھی زبان، کوئی مضمون کا فیصلہ دوستوں کو دیکھ کر نہ کریں بلکہ اپنی دلچسپی کو دیکھ کر کریں۔

7) سوال کرنے میں حرج نہیں ہے

سوالات پوچھنا غلط عمل نہیں، سوال کرنا بچے کا حق ہے، بجائے اس کے کہ آپ کی ڈانٹ کے ڈر سے بچہ دکھاوا کرتا رہے کہ وہ سب کچھ سمجھ گیا ہے، بچوں کے پے در پے سوالات پر رد عمل ظاہر کرنے کے بجائے پرسکون طریقے سے جواب دینے کی کوشش کریں اور سوال جواب کے اس عمل کو آسان بنائیں۔



(8) جان ہے تو جہان ہے کی تعلیم دیں

بچے کو یہ بات بتائیں کہ اگر آپ کی طبیعت اچھی نہیں تو کلاس میں کھڑے ہو کر اپنی ٹیچر کو اپنی کیفیت ضرور بتائیں، اسے بتائیں کہ کلاس اور تعلیم بہت ضروری ہے، لیکن صحت کا خیال رکھنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

(9) بچوں کو انکار کرنا بھی سکھائیں

بچوں کو سمجھائیں کہ اگر وہ کسی چیز کے ساتھ مطمئن نہیں ہے، یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہے، تو اس چیز کے لیے انکار کریں اور انکار کرنے کی وجہ بتائیں۔ ہر چیز جو سمجھ میں یا نہ آئے قبول نہ کریں بلکہ سمجھ میں آئے تو قبول کریں اور اگر نہ آئے تو سوال کریں۔

(10) غلطی تسلیم کرنا بڑائی ہے

ایک ماں کے لیے ضروری ہے کہ وہ کم عمری میں بچے کو یہ بتائے کہ اپنی غلطی مان لینے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا، بلکہ یہ بڑے پن کی نشانی ہے، اس لیے زندگی میں کبھی بھی یہ محسوس ہو کہ تم غلط سوچ رہے تھے تو اسے قبول کرنے میں کبھی دیر نہ لگانا۔

یہ بچے کی تربیت کے لیے ملحوظ خاطر رکھنے والے وہ چھوٹے چھوٹے اصول ہیں، جنہیں اپنا کر ایک ماں اپنے بچے کی اچھی شخصیت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔



ترقی کے لئے PRE فارمولہ

دنیا کا ہر آدمی کسی نہ کسی پیشے سے جڑا ہوا ہے، کوئی تاجر ہے کوئی ٹیچر ہے، کوئی Software Engineer ہے کوئی Hardware Engineer ہے۔ کوئی ٹیکنیشن ہے، کوئی Company Secretary ہے۔ کوئی Company Employee ہے، کوئی Company Owner ہے، کوئی Company Manager ہے، کوئی دکاندار ہے، کوئی Doctor ہے، الغرض لوگ مختلف روزگار سے جڑے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی بھی آدمی اپنے پیشے میں ترقی کرنا چاہتا ہے تو اس PRE کے اصول پر چلنا ہوگا۔ PRE کا مطلب People, Resources, Experience لوگ، ذرائع، تجربات۔ یعنی ان تینوں سے فائدہ اٹھانا ہوگا۔ People کا مطلب ہم جس میدان میں کام کرتے ہیں اس میدان کے ماہرین سے تعلقات قائم کرنا ہوگا، Resources کا مطلب اس میدان میں ترقی کرنے کے لیے کیا کیا ذرائع ہو سکتے ہیں انھیں اپنانا ہوگا۔ Experience کا مطلب اس میدان کے کیا کیا تجربات ہیں ان کو معلوم کرنا ہوگا۔ اگر کوئی اپنے میدان کے ماہرین کو ڈھونڈ کر ان سے تعلقات قائم کرتے ہوئے ان سے سیکھتا ہے، اپنے میدان میں کام آنے والے وسائل و ذرائع کو اپناتا ہے، اس میدان کے تجربہ کار لوگوں سے سیکھتا ہے تو پھر اس کو ترقی سے کوئی روک نہیں سکتا۔

ان تینوں کو ڈھونڈ کر نکلنے والا کمال کر جاتا ہے۔

ان تینوں کو تلاش کرنے والا حقیقی طور پر کچھ کارنامہ انجام دینے کی خواہش رکھتا ہے۔ آپ بھی کچھ کارنامہ انجام دینا چاہتے ہیں PRE کے فارمولے پر چلیں، آپ آسانی سے آگے بڑھ سکتے ہیں ان شاء اللہ۔



کیا آپ کامیاب دوست ہیں؟

- 1 کیا آپ اپنے دوست کے غیب میں اس کی خوبیاں بیان کر سکتے ہیں؟
 - 2 اگر کوئی آپ کے دوست کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرے تو آپ دفاع کر سکتے ہیں؟
 - 3 کیا آپ اپنے ساتھ اپنے دوست کے فائدے کا بھی خیال رکھتے ہیں؟
 - 4 کیا آپ اپنے دوست کے مشکل حالات میں کام آسکتے ہیں؟
 - 5 اگر آپ کے دوست کو کوئی کامیابی ملے تو آپ مبارک بادی دے سکتے ہیں؟
 - 6 کیا آپ اپنے دوست کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں؟
 - 7 کیا آپ کا دوست آپ کو کوئی راز بتاتا ہے؟
 - 8 کیا آپ کے دوست آپ پر بھروسہ کرتے ہیں؟
 - 9 کیا آپ کے بچپن کے دوست آج بھی آپ کو دوست سمجھتے ہیں؟
 - 10 کیا آپ کے دوست آپ کی پسند و ناپسند سے واقف ہیں؟
- اگر 8 سوالات کے جوابات ہاں میں ہیں تو آپ ایک کامیاب دوست بن سکتے ہیں، آپ کی دوستی سے دوسروں کو نقصان نہیں ہوگا، نہ ہی ان کا وقت ضائع ہوگا۔ اگر 7 سوالات کے جوابات نہ میں ہوں تو آپ کامیاب دوست نہیں بن سکتے، آپ پہلے اپنے آپ کو بدلیں پھر دوستی کریں، ورنہ آپ کی دوستی سے لوگوں کا نقصان ہوگا، اس لیے کسی کو اپنا دوست بنا کر مایوس نہ کریں۔



کامیاب لوگوں کی عادتیں

- وہ میٹھے کی جگہ پھلوں کا استعمال کرتے ہیں۔
 - وہ خریداری کو جاتے ہیں تو پیٹ بھر کھانا کھا کر جاتے ہیں اس لیے کہ خالی پیٹ آدمی غیر صحت مند غذا خریدتا ہے۔
 - وہ اکثر گھر کے کھانے کو ترجیح دیتے ہیں۔
 - وہ دودھ کے بغیر چائے یا کافی کو پسند کرتے ہیں۔
 - وہ پانی کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔
 - وہ لفٹ کی جگہ سیڑھیوں کا استعمال کرتے ہیں۔
 - وہ کمپیوٹر اسکرین سے کچھ دیر کی دوری اختیار کرتے ہیں۔
 - وہ روزانہ تیز چہل قدمی پابندی سے کرتے ہیں۔
 - وہ کولڈ ڈرنکس سے دور رہتے ہیں۔
 - وہ پودوں کو گھر کا حصہ بناتے ہیں۔
 - وہ ایک وقت پر سونے کو معمول بناتے ہیں۔
 - وہ گوشت کا معتدل استعمال کرتے ہیں۔
 - وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔
 - وہ ہمیشہ Update یعنی تازہ ترین احوال سے باخبر رہتے ہیں۔
- اگر ان میں سے کم از کم 10 عادتیں آپ کے پاس ہیں تو آپ بھی بہت جلد کامیاب لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ کامیابی کا مطلب سب کے پاس الگ الگ ہوتا ہے۔ لیکن عمومی طور پر دنیا جن کو کامیاب مانتی ہے ان کے پاس یہ عادتیں ضرور پائی جاتی ہیں۔



مشکل حالات میں کیا کریں؟

- جس دور سے ہم گزر رہے ہیں یقیناً آزمائش والا ہے۔ مشکل حالات میں لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں،
- 1 کچھ لوگ صرف شکایت کرتے ہیں ان کا کام زندگی بھر شکایت ہی رہتا ہے ایسے لوگوں کو ہر چیز میں پریشانہ نظر آتی ہے ان کو حل ہی نظر نہیں آتا۔
 - 2 اور کچھ لوگ ہوتے ہیں جو مشکلات میں صرف دنیوی حل تلاش کرتے ہیں
 - 3 اور کچھ لوگ ہوتے ہیں جو مشکلات میں دینی اور دنیوی دونوں حل تلاش کرتے ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

● اور یہ مان کر چلیں کہ ایک عام انسان کو جن جن مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے ان ساری مشکلات سے ہمارے نبی گزر چکے ہیں، جیسے بیمار پڑنا، قرض کا لینا، ستایا جانا، مارا جانا، بائیکاٹ کیا جانا، بے قراری، بیٹوں کو طلاق بھی دیا گیا، بیٹوں کا انتقال بھی ہوا، الزامات کا سامنا ہوا، جان کی دھمکی دی گئی، یتیمی کی تکلیف اٹھائی، اپنوں کی مخالفت، بیویوں کا ستایا جانا، جاہلوں سے پالا پرنا، ظالموں کا خوف الغرض ایک عام انسان کو جیسے حالات سے گزرنا پڑتا ہے ان سب حالات سے ہمارے نبی گزر چکے ہیں۔

● آخر اللہ نیک بندوں پر تکلیف لاتا ہی کیوں ہے ایک سوال بار بار عام لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا جواب امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بہت پیارا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو تکلیف اس لیے دیتا ہے تا کہ جنت کی نعمتوں کی لذت بڑھائے، کیوں کہ کسی بھی نعمت کا اندازہ تکالیف کے بعد ہی بہتر طور پر سمجھ میں آتا ہے، جیسے ایک پیٹھ بھرے آدمی کو بریانی کھلائی جائے تو اس کو کوئی مزہ نہیں آتا لیکن اگر اس کے بجائے بھوکے کو بریانی کھلائی جائے تو بہت لذت محسوس کرتے ہوئے کھائے گا۔



● تکالیف کے بارے میں مومن سمجھتا ہے کہ جو تکلیف ہماری زندگی میں آنے والی تھی وہ آکر رہے گی، وہ چھوٹنے والی نہیں ہے۔

● اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہماری مشکلات خود ہمارے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا أُصِيبَتْكُمْ بِمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَإِنَّكُمْ عَنِ الْكَثِيرِ أَوْرَثْتُمْ جو تکلیف پہنچتی ہے تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے لیکن اللہ بہت ساری خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔

● اس کے ساتھ ساتھ ایک مومن کا ایمان اس پر بھی ہے کہ ان مع العسر يسرا، بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے، اور مومن تقویٰ کے ذریعے مشکلات سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے کیوں کہ اگر تقویٰ ہو تو مشکل سے نجات کا کوئی نہ کوئی راستہ نکل آئے گا، **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا**،

● اور مومن بندے کا تجربہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہر آنے والی مصیبت ہمیں ترقی کے راستے پر ہی چلاتی ہے، یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے یوسف کے کھوجانے کا غم انتہائی درجے کا تھا لیکن نتیجے میں بیٹا یوسف وزیرِ مالہ بنا دیا گیا تھا۔ خود یوسف علیہ السلام گھر سے نکال کر کنویں میں ڈالے گئے اگلے مرحلے میں بادشاہ کے گھر میں پہنچ گئے، پھر وہاں سے قید خانہ جانا پڑا تو اس کے بعد سیدھے وزیرِ مالہ بنا دیے گئے۔ کنویں کی مصیبت سے محل میں پہنچے، قید و بند کی مصیبت کے بعد وزیرِ مالہ بنا دیے گئے۔

● نبی کو مکہ سے نکالا گیا تھا اپ انتہائی تکلیف میں تھے، اور یہ بھی کہہ دیا تھا اے مکہ اگر تیرے باشندوں نے نہ نکالا ہوتا تو میں ہر گز نہیں نکلتا۔ لیکن اللہ نے مکہ سے نکالا تو مدینہ میں قوت و طاقت اور حکمرانی عطا کی۔ احمد بن حنبل پر کوڑے تو پڑے لیکن وقت کے سب سے بڑے امام بھی بنائے گئے، ابن تیمیہ کو قید و بند میں ڈالا گیا لیکن نتیجے میں بڑی بڑی کتابیں لکھنے کا موقع ملا۔ الغرض ایک مومن کی شان ہی الگ ہے وہ جب جب پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے اس میں اللہ کچھ نہ کچھ خیر کا پہلو چھپا رکھتا ہے جو وقت پر کبھی سمجھ میں آتا ہے کبھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن خیر تو موجود ہوتا ہے۔



بس ہمیں صبر و تحمل سے کام لینا ہو گا۔ اللہ پر اچھا گمان رکھنا ہو گا، ہمارا گمان جیسا ہوتا ہے نتیجہ ویسے ہی نکلتا ہے۔

● اپنی یادداشت کی جانچ کریں یادو بارہ پڑھیں

● مشکلات میں لوگوں کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟

● ہمارے نبی کو کن کن مشکلات سے گزرنا پڑا؟

● ہمیں تکلیف کیوں پہنچتی ہے؟

● اللہ نیک بندوں کو تکلیف کیوں دیتا ہے؟

● اللہ ہر مشکل کے بعد مومن کو ترقی عطا کرتا ہے کیا اس کی مثال پیش کر سکتے ہیں؟

اگر ان سوالوں کے جوابات سمجھ میں آئیں تو سمجھ لیں کہ آپ کا پڑھنا آپ کے لیے فائدہ مند رہا ہماری

یہ کوشش کا ہمیں بھی اجر کا مستحق بنا دے۔



deenitaleemforkids Paigham-e-Deen

deenitaleemforkids Paigham-e-Deen

ناخوش زندگی کا سبب بننے والی 7 عادتیں

ناخوش افراد کی چند ایسی عادتیں ہوتی ہیں جو ان کی زندگیوں کو بری طرح متاثر کرتی ہیں، ایسی ہی چند عادات کے بارے میں جاننے اور ان سے بچنے کی کوشش کریں۔

1 ماضی کے بارے میں سوچنا اور مستقبل کے بہت زیادہ خواب دیکھنا۔

ماضی میں گم رہنا اور اپنی ناکامیوں، تکلیف دہ یادوں اور تنازعات کے بارے میں سوچتے رہنا آپ کو زندگی میں آگے بڑھنے سے روک سکتا ہے۔ اسی طرح مستقبل کے بارے میں بہت زیادہ خواب دیکھنا بھی کوئی اچھی عادت نہیں۔ اگر ہم خوش رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں حال میں زندہ رہنا سیکھنا چاہیے۔

2 چیزوں کو زیادہ پیچیدہ بنا دینا۔

بہت زیادہ پیچیدہ زندگی موجودہ دور میں ایک عادت بن گئی ہے، زندگی کو زیادہ پیچیدہ بنانا مایوسی کا احساس بڑھا دیتا ہے، جو کہ ہمارا ہی پیدا کردہ ہوتا ہے۔ لہذا چیزوں کو پیچیدہ نہ بنائیں اور زندگی کو سادہ بنانے کیلئے نئی عادات اپنائیں۔

3 کمالیت کی کوشش۔

خوشی ہر چیز میں کمال یا پرفیکٹ بن جانے سے نہیں ملتی، دنیا میں کوئی بھی چیز مکمل نہیں، تو پرفیکشن کی کوشش وقت اور توانائی کے ضیاع سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہر چیز میں پرفیکٹ بننے کی کوشش آپ کی حالت کو قابل رحم بنا دیتی ہے، اس سے آپ کا ذہن بھی متاثر ہوتا ہے اور خود اعتمادی بھی کم ہو جاتی ہے۔

4 منفی چیزوں پر توجہ دینا۔

ہر صورت حال کے صرف منفی پہلو دیکھنے سے زندگی میں خوشی باقی نہیں رہتی۔ ہر قسم کے حالات میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی مثبت پہلو ضرور ہوتا ہے، اور بدترین حالات کو بھی تبدیل کرنا ممکن ہوتا ہے۔ خوش اور ناخوش تمام افراد مسائل کا شکار ہوتے ہیں، مگر فرق ان کو حل کرنے کے طریقہ کار میں ہوتا ہے۔



5 اپنا اور دیگر افراد کا موازنہ

اپنی ذات کا دیگر افراد سے موازنہ بدترین عادات میں سے ایک ہے، ہم اکثر ملازمتوں، گھروں، گاڑیوں، رشتوں، دولت، کپڑوں اور دیگر متعدد چیزوں میں خود کا دیگر افراد سے موازنہ کرتے ہیں۔ اس طرح ہم دیگر افراد کی کامیابی پر مایوس ہو جاتے ہیں اور حسد کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ عادت آپ کو سو فیصد ناخوش بنا دیتی ہے۔

6 محدود زندگی

اگر آپ خود کو پیچھے ہٹالیں گے اور اسے اس ڈر سے کھل کر زندگی نہیں بسر کریں گے کہ دیگر افراد کیا سوچیں گے، تو یہ عادت آپ کی زندگی کو محدود کر دیتی ہے۔ نئی چیزوں کو آزمانے میں کوئی برائی نہیں اور ہر ایک کو منفرد نظر آنے کا حق ہے۔ ناخوش افراد کا خیال ہوتا ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ دیگر افراد کیسے انہیں دیکھتے ہیں اور ان کے بارے میں کیا سوچتے ہیں، دیگر افراد کے خیالات کی پرواہ کیے بغیر زندگی گزارنے کو اپنی عادت بنائیں۔

7 دولت پر بہت زیادہ توجہ دینا

دولت کمانا کوئی بری بات نہیں، مگر آپ اپنا سارا وقت صرف اسی کے حصول پر صرف کر دیں گے تو آپ کی حالت قابل رحم ہو جائے گی۔ بد قسمتی سے ہم میں سے بیشتر افراد اس بری عادت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہمارا ماننا ہے کہ دولت سے ہی سب کچھ ممکن ہے اور اس وجہ سے ہم زندگی میں حاصل چیزوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔ دولت پر بہت زیادہ توجہ دینا ختم کر دیں، اپنی روزمرہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو۔



deentaleemforkids.com



جب آپ کا جنازہ تیار ہوگا

تھوڑی دیر کے لیے مان لیں کہ آپ انتقال کر گئے ہیں، آپ کے بھائی، آپ کے بچے، آپ کے دوست و احباب آپ کے مرنے کی خبر کال کے ذریعے، واٹس ایپ کے ذریعے بڑی تیزی کے ساتھ عام کریں گے۔ انتقال پر ملال کی خبر دیکھتے ہی دیکھتے انٹرنیشنل لیول میں عام ہوگی۔ جو لوگ قریب ہوتے ہیں وہ آپ کی تدفین کے بارے میں سوال کریں گے۔ جنازے میں شرکت کے لیے لوگ آئیں گے۔ آپ کو نہلایا جا رہا ہے۔ لوگ خاموش بیٹھے ہیں۔ آپ کی محنت سے بنائی ہوئی بڑی بلڈنگ کھڑی ہے، آپ کی خریدی ہوئی کار بھی کھڑی ہے۔ آپ کا کاروبار بھی کھڑا ہے، آپ کے نام کی جائیداد بھی کھڑی ہے۔ آپ کی کمائی ہوئی دولت بھی سب کے سامنے ہے۔ لیکن ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا۔ اگر بات ہوگی تو صرف یہ ہوگی کہ یہ آدمی بڑا ملنسار تھا، بڑا نرم دل تھا، سب کی مدد میں آگے آگے رہتا تھا، ہمیشہ مسکراتا تھا، عاجزی و انکساری اس کی پہچان تھی۔ رشتے داروں کی مدد کرتا تھا، سب کے دکھ سکھ میں ساتھ دیتا تھا۔ بڑا صبر کرنے والا تھا، حسن سلوک کرنے والا تھا، عزت دینے والا تھا، خدمت گزار تھا۔ بس اسی طرح کی باتیں کی جائیں گی۔

بڑے افسوس کی بات ہے انسان زندگی بھر بڑی بڑی عمارتوں کے بارے میں سوچتا ہے، بڑے بڑے کاروبار کے

بارے میں سوچتا ہے، بڑی بڑی گاڑیاں خریدتا ہے لیکن یہ چھوٹی چھوٹی صفات پیدا نہیں کرتا۔

یاد رکھیں یہی وہ چیزیں ہیں جو آپ کو لوگوں کے دلوں میں بساتی ہیں، ان ہی صفات کی وجہ سے آپ کی عزت بڑھ جاتی ہے، لوگ آپ کے مرنے کے بعد تعریف کرتے ہیں۔ مادی طور پر آپ کتنا ہی ترقی کریں اگر یہ چھوٹی چھوٹی خوبیوں کو پیدا نہیں کیا تو لوگ برائی کریں گے۔ اتنا مال دار تھا کبھی غریبوں کا خیال نہیں رکھا۔ اتنا مال والا تھا لیکن کبھی رشتہ داروں کے کام نہیں آیا۔ الغرض ایسی سیکڑوں باتیں کی جائیں گی۔



اب آپ سوچیں، آپ کے مرنے کے بعد آپ کو اچھے نام سے پکاریں یا برائی بیان کرنے لگ جائیں۔ ابھی فیصلہ کر لیں اور آج ہی سے ایسی خوبیاں پیدا کرنا شروع کریں۔ ایک کاغذ لیں، اب آپ میں کونسی خوبیاں ہیں لکھیں، اور مزید کونسی خوبیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں لکھیں۔ آپ کے ساتھ اللہ کی خصوصی مدد ہوگی۔ ان شاء اللہ۔



deenitaleemforkids Paigham-e-Noor
deenitaleemforkids Paigham-e-Noor



ایک ساتھ 3 امتحانات

ہم لوگ رات دن تین طرح کے امتحانات سے گزرتے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک سے بھی سبق حاصل نہیں کرتے۔

پہلا امتحان

ہماری عمر روزانہ کم ہو رہی ہے اور وہ دن جو ہماری عمر سے کم ہو جاتا ہے اسکی پرواہ بھی نہیں کرتے، ہمارا ہر سکیئنڈ ہمیں موت سے قریب کر رہا ہے، ہر لمحہ ہمیں دنیا سے دور، اپنوں سے دور کر رہا ہے۔ لیکن جب ہمارے مال میں کچھ کمی ہو جاتی ہے تو اسکے لیے فکر مند ہو جاتے ہیں، جبکہ مال واپس آسکتا ہے لیکن عمر واپس نہیں آسکتی۔ ہمارے گھر کا سلینڈر خالی ہوتا ہے تو فکر مند ہو جاتے ہیں، ہمارے موبائیل کی بیٹری ختم ہونے لگے تو فکر مند ہو جاتے ہیں، اپنے جیب میں پیسے کم ہونے لگیں تو فکر مند ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہماری عمر گھٹ رہی ہے پھر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

دوسرا امتحان

ہم لوگ ہر روز وہ اللہ کا عطا کردہ رزق کھاتے ہیں، اگر وہ حلال ہے تو اس کے بارے میں سوال ہو گا اور اگر حرام ہے تو اس پر سزا دی جائے گی اور ہم حساب کے انجام سے ناواقف ہیں، ہم جو کما رہے ہیں اس میں حلال کتنا ہے حرام کتنا ہے اس کے بارے میں بہت کم سوچتے ہیں، کچھ لوگ ہیں جو ماشاء اللہ حلال و حرام کی بہت تمیز کرتے ہیں، لیکن معاشرے کی ایک بڑی تعداد اس کی پرواہ نہیں کرتی ہے۔ یوں ہم ہر دن اپنی روزی کے سلسلے میں امتحان میں رہتے ہیں۔



تیسرا امتحان

ہر روز ہم بڑی تیزی سے آخرت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں، اور دنیا سے بڑی تیزی کے ساتھ دور ہوتے جا رہے ہیں اس کے باوجود ہم باقی رہنے والی آخرت کے لیے اتنی فکر نہیں کرتے جتنی اس ختم ہونے والی دنیا کی پرواہ کرتے ہیں، جبکہ ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ ہمارا لوٹنا اعلیٰ جنت کی طرف ہو گا یا آگ کی پستی اور گہرائی میں۔ ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا کبھی سونے سے پہلے یہ سوچا کہ آج میں نے کونسے نیک کام کیے کتنے برے کام کیے؟ ہم دوسروں کا حساب بہت لیتے ہیں کیا اپنا بھی حساب کیا ہے؟ ہاں یہ بات صحیح ہے ہم عمل میں بہت پیچھے ہیں، لیکن دعا تو کر سکتے ہیں، چلیے اس رب سے مانگیں جو مانگنے والوں سے خوش ہوتا ہے، جو پکارنے والوں کی سنتا ہے، جو زندگی کے ہر موڑ پر اپنی طرف بلاتا ہے۔



میری پنسل نے مجھے کیا سکھایا

دوستو! ہم آفسوں میں کام کرتے ہیں تو بار بار پنسل کی ضرورت پڑتی ہے، اگر اسکول میں کام کرتے ہیں تو بھی ضرورت پڑتی ہے، یا پھر ہمارے اسکول میں پڑھنے والے بچوں کو بار بار ضرورت پڑتی ہے ماں باپ بار بار پنسل دلاتے ہیں یا پھر پنسل کا ڈبہ ہی خرید لاتے ہیں تاکہ تکلیف نہ ہو۔ الغرض پنسل سے ہمارا رشتہ کسی نہ کسی طرح ضرور ہے۔

" تو آج ہم پ نسل سے کچھ اسباق سیکھیں گے ان شاء اللہ۔ دوستو پنسل میں پانچ باتیں ایسی ہیں جو ہم سب کے لیے جانی ضروری ہیں!....!"

" پہلی بات: یہ پنسل عمدہ اور بڑے بڑے کام کرنے کے قابل اس صورت میں ہو سکتی ہے، جب وہ خود کو کسی کے ہاتھ میں تھامے رکھنے کی اجازت دے۔ اگر وہ اپنے آپ کو کسی دوسرے کے ہاتھ میں تھمنے نہ دے تو پھر اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

دوسری بات: ایک بہترین پنسل بننے کے لیے وہ بار بار تراشے جانے کے تکلیف دہ عمل سے گزرتی ہے۔ اگر وہ اس تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی ہے تو کوئی بھی بڑا کام نہیں کر سکتی ہے۔

تیسری بات: وہ ان غلطیوں کو درست کرنے کی اہلیت رکھتی ہے، جو اس سے سرزد ہو سکتی ہیں۔ یعنی پنسل سے اگر لکھنے میں غلطی ہو جائے تو اس کو مٹا کر درست کیا جاسکتا ہے۔

چوتھی بات: یہ پنسل کا سب سے اہم حصہ ہمیشہ وہ ہو گا جو اس کے اندر یعنی اس کے باطن میں ہوتا ہے اور پانچویں بات: پنسل کو جس سطح پر بھی استعمال کیا جائے، وہ لازمی اس پر اپنا نشان چھوڑ جاتی۔ چاہے حالات کیسے ہی ہوں۔"



اب اس پنسل کی جگہ آپ اپنے کو لے لیں۔

پہلی بات: آپ بھی عمدہ اور عظیم کام کرنے کے لیے قابل اسی صورت میں ہو سکتے ہیں، جب آپ خود کو اپنے استاد یا راہنما کے ہاتھوں میں تھامے رکھنے کی اجازت دیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو مکمل آزاد سمجھیں گے تو آپ کی علمی سطح کم ہوتی جائے گی، زندگی کے ہر موڑ پر آپ کسی نہ کسی کے ماتحت یا تربیت میں رہیں گے تو ہی آپ کی شخصیت سے فائدہ ہو گا۔ اگر آپ کے پاس مال بہت ہے تو آپ کو علم و تجربہ رکھنے والوں کے ماتحت رکھنا ہو گا، یعنی ان کی باتوں اور مشوروں کی قدر کرنا۔ ان کے تجربوں سے اپنے آپ کو بے نیاز نہ سمجھیں، اگر آپ علم والے ہیں تو مال والوں کو حقیر نہ سمجھیں ان کو کم تر نہ سمجھیں۔ کیوں کہ آپ کے علم اور تجربوں کو نافذ کرنے کے لیے عمل میں لانے کے لیے مال کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ علم کو عام کرنے کے لیے مال سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

دوسری بات: آپ کو بار بار تراشے جانے کے تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑے گا۔ یہ مراحل دنیا میں زندگی کے مختلف مسائل کی صورت میں آپ کے سامنے آئیں گے، ایک مضبوط فرد بننے کے لیے آپ کو ان مسائل کا اچھے طریقے سے سامنا کرنا ہو گا۔ زندگی میں الگ الگ مسائل آئیں گے، مسائل سے گھبرا کر ہمت نہ ہاریں۔ کبھی مالی مسائل، کبھی قرض کے مسائل، کبھی بیماریوں کے مسائل، کبھی بچوں کے، کبھی پڑوسی کے، کبھی رشتے داروں کے، کبھی دوستوں کے، کبھی تجارت کے الغرض کسی بھی طرف سے مسائل ہوتے ہیں تکلیف دہ ماحول میں ڈھکیل دیتے ہیں، ایسے موقعے جیسے پنسل برداشت کرتی ہے ویسے ہی برداشت کرنا پڑے گا۔

تیسری بات: یہ کہ اپنے آپ کو ان غلطیوں کو درست کرنے کے قابل بنائیں جو آپ سے سرزد ہو سکتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ انسان غلطیوں کا پتلا ہے ہر دن کچھ نہ کچھ غلطیاں ہوتے رہتی ہیں، اپنی غلطی کا اقرار کریں اور اصلاح کریں۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو کتنی بھی غلطیاں کریں وہ کبھی اپنی اپنی غلطیوں کو مانتے ہی نہیں بلکہ دوسروں کے سر ڈھکیل دیتے ہیں۔ آپ اپنی غلطی کا اقرار کر لیں، کیوں کہ غلطی کا اقرار کرنے سے آپ چھوٹے نہیں ہوتے بلکہ آپ بااخلاق، اصول پسند اور حقیقت پسند نظر آتے ہیں۔



چوتھی بات: ہمارا سب سے قیمتی اثاثہ ہمارے اندر ہے، ہمارا باطن ہے، ہمیں اسے مختلف گندگیوں سے بچانا ہے۔ ہمارا باطن ظاہر سے اچھا ہونا چاہیے، لوگ باہر سے کتنے ہی خوبصورت رہیں اگر ان کا اندرونی حصہ خوبصورت اور پاک نہ ہو تو تھوڑی ہی دیر میں ناپسند بن جاتے ہیں بلکہ چند ہی جملوں میں ناپسند قرار دیے جاتے ہیں۔

پانچویں بات: آپ جس سطح پر سے بھی گزر کر جائیں، آپ اپنے نشان ضرور چھوڑ جائیں۔ آپ جس میدان میں بھی ہوں اس کا پورا حق ادا کرنے کی کوشش کریں، اپنے وجود کی اہمیت کو منوائیں، آپ اس میں اتنی محنت کریں کہ آپ کے بغیر وہ کام، وہ محفل، وہ جگہ، وہ سیٹ، ادھوری محسوس ہو، آپ جہاں بھی رہیں اپنے نشان کو باقی رکھیں چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ اس یقین کے ساتھ زندگی بسر کریں کہ اس دنیا کو آپ کی ضرورت ہے، کیونکہ کوئی چیز بھی فضول اور بے مقصد نہیں ہوتی۔



deenitaleemforkids Paigham-e-Noor



موبائیل سے میں نے کیا سیکھا

ہم میں سے ہر ایک کے پاس موبائیل ہے، موبائیل ہماری زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ بن چکا ہے، موبائیل کے بغیر آج ہم ناکام اور ادھورے محسوس کرتے ہیں، ہمارے کاروبار، ہماری تجارت، ہماری نوکری ہمارے رشتے، ہم سے جڑی ہوئی ہر چیز موبائیل سے جڑی ہوئی ہے۔ یہ موبائیل ہر وقت ہمارے ساتھ رہتا ہے ہمارے ہاتھوں میں رہتا ہے، جب ہم کھانا کھاتے ہیں تب بھی ہاتھ میں رہتا ہے، جب چلتے ہیں تب بھی، جب سفر میں ہوتے ہیں تب بھی ہاتھ میں، جب ڈرائیونگ کرتے ہیں تب بھی نگاہوں کے سامنے، جب سوتے ہیں تو آخری مرتبہ اسی کو دیکھ کر تکیے کے پاس رکھ کر سوتے ہیں، جب اٹھتے ہیں تو سب سے پہلے اسی کو دیکھتے ہیں، یہ موبائیل ہمارے سارے کاموں کو آسان بناتا ہے، ہمارا کاروبار آسان بناتا ہے، بلکہ بہت سارے لوگوں کا کاروبار ہی مکمل طور پر موبائیل پر ہوتا ہے۔ روزانہ لاکھوں کروڑوں کا کاروبار اسی موبائیل پر ہوتا ہے۔ اسی موبائیل کے ذریعے ہم ساری دنیا سے جرے ہوئے ہیں۔ یہ موبائیل اپنی ذمہ داری برابر نبھاتا ہے۔ یہ جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اس کو کبھی نہیں بھولتا۔

مان لیں ہم موبائل پر **Game** کھیل رہے ہوں **Video** دیکھ رہے ہوں **Facebook** چلا رہے ہوں، **WhatsApp** چیک کر رہے ہوں، الغرض کچھ بھی کر رہے ہوں جب اچانک کسی کا **Call** آجاتا ہے تو ہمارا موبائل کیا کرتا ہے؟

ہمارا موبائل سب چھوڑ کر اس کام میں لگ جاتا ہے جس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے یعنی **Call** کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

موبائیل یہ نہیں دیکھتا کہ ہمارا **Game** کا **Last Level** پر ہے، وہ یہ نہیں دیکھتا کہ **Video** کا آخری منظر ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ہمیں کسی کو ریپلائی کرنا ہے اسے کچھ بھی پروا نہیں ہوتی کہ کیا ہو رہا ہے یہ سب چھوڑ کر اپنے مقصد میں لگ جاتا ہے۔



لیکن افسوس صد افسوس ہم لوگوں پر، ہم تو اس موبائل سے بھی بدتر ہو گئے ہیں، موبائیل جس مقصد کے لیے بنایا گیا وہ سب سے پہلے اپنے مقصد کو پورا کرتا ہے باقی سب کاموں کو روک کر اصل مقصد کو پورا کرتا ہے لیکن ہم کو جس مقصد کے لیے پیدا کیا ہے ہم اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے ہیں۔ اللہ نے ہماری پیدائش کا مقصد یہ بتایا واما خلقت الجن والانس الا ليعبدون، میں جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، مسجد سے موذن ہمیں روزانہ پانچ وقت ہمارا مقصد یاد دلاتا ہے لیکن اس کی طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔

ہم دوسروں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں، عمرہ کرنے والوں سے، حج کرنے والوں سے دعاوں کی درخواست کرتے ہیں کامیابی کی دعا کرتے ہیں لیکن خود جی علی الفلاح کی آواز پر مسجد نہیں جاتے۔

ہم کیوں اپنے مقصد کو بھول جاتے ہیں؟ ہم کیوں اپنے مقصد کو نظر انداز کرتے ہیں؟ ہمارا موبائیل ہمیں سکھاتا ہے لیکن ہم سیکھنے تیار نہیں ہیں۔ ہمارا، موبائیل ہمارا نامہ اعمال ہے، جو ہمارے سارے خفیہ کاموں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ ہمارا موبائیل ہمارے لیے کراہا کاتبین کی طرح ہے، جو ہمارے سارے کاموں کو نوٹ کرتا ہے۔ وہ ہمیں عزت کی بلندیوں تک پہنچا بھی سکتا ہے، یا آسمان عزت سے زمین پر پٹخ بھی سکتا ہے۔ اس موبائیل سے عبرت حاصل کریں وہ جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے وہ برابر اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے اب ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی ضرورت ہے۔



deentaleemforids

کیا آپ نوکری کی تلاش میں ہیں؟

ہمارے معاشرے میں لاکھوں نوجوان روزگار کی تلاش میں دن رات دوڑ دھوپ کرتے رہتے ہیں، مہینوں مہینوں گزار دیتے ہیں لیکن پھر بھی نوکری نہیں پاتے، پھر آخر کار یا تو سرکار پر غصہ ہوتے ہیں، یا پھر اپنی ڈگریوں کو کوستے ہیں کہ مجھے یہ ڈگری نہیں کرنی تھی، حالانکہ مارکٹ میں نوکری بھی ہوتی ہے اور ڈگری کی اہمیت بھی ہوتی ہے، بس کمی ہماری صلاحیتوں میں ہوتی ہے۔

ہمارے نوجوان کہاں کہاں پریشان ہوتے ہیں چلیے ہم ذرا جائزہ لیں گے۔

1 سب سے پہلی بات ہمارے نوجوان فریشرز Freshers ہونے کے باوجود وہ بڑی بڑی کمپنیوں، بڑے بڑے اداروں میں ہی تلاش کرتے رہتے ہیں جو کہ بہت بڑی غلطی ہے، وہ چھوٹی کمپنیوں اور چھوٹے اداروں میں کام شروع کرنا اپنی شان میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ بڑے اداروں میں جانے سے پہلے چھوٹے اداروں سے گزرنا پڑے گا۔

2 دوسری غلطی Freshers ہونے کے باوجود بھی زیادہ Salary کی امید رکھتے ہیں، جو کہ نہیں ہو سکتا ہے، آپ کو بڑی Salary پانے کے لیے چھوٹی Salary سے گزرنا ہو گا۔

3 ڈگری Degree ملتے ہی فوراً کام کی تلاش نکلتے ہیں اس کے لیے مزید کن کن صلاحیتوں Abilities سے لیس ہونا ہے اس کو حاصل نہیں کرتے۔ نوکری صرف سرٹیفکیٹ Certificate کی بنیاد پر نہیں ملتی، آپ کو Extra Skills پیدا کرنے ہوں گے، جیسے، Communication Skill رائٹنگ اسکلز، Writing Skill کمپیوٹر کا استعمال، Use of Computer، انٹرویو Interview فیس کرنے کی ٹریننگ Training لینا پڑے گی۔



4 اکثر اداروں میں، کمپنیوں میں آپ کے صبر کا امتحان لیا جاتا ہے جہاں ہمارے نوجوان فیل ہو جاتے ہیں۔

5 وہ جس Field میں جانا چاہتے ہیں اس Field کے پرانے لوگوں سے، بڑے لوگوں سے رابطہ میں

رہیں، کیوں کہ جہاں کہیں کوئی Vacancy نکلتی ہے تو پہلے وہاں کے بڑے لوگ اپنے سرکل میں تلاش کرتے ہیں اگر کوئی ان کے Cercle میں مل جائے تو فوراً لے لیا جاتا ہے، اگر Cercle میں کوئی نہ ملے تو ہی اخبار تک بات آتی ہے۔ اگر آپ بڑے لوگوں کے Cercle میں رہیں گے تو فوراً آپ کا انتخاب ہو سکتا ہے۔

نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ جس Field جانا چاہتے ہیں اس کے تقاضوں کو اچھی طرح جان لیں۔

اس میں مہارت پیدا کریں، ہمیں Education Field میں ہونے کی وجہ سے آئے دن

Interview لینے پڑتے ہیں، بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کے ہاتھوں میں ڈگریاں ہوتی ہیں لیکن

اپنا Introduction کرنے نہیں آتا، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو Job کی

تلاش میں آتے ہیں لیکن ان کو اتنا بھی شعور نہیں ہوتا کہ پہلے اپنا CV بنانا چاہیے۔

کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو اپنے Main Subject کا تک پتا ہی نہیں ہوتا ہے۔

نوجوانوں کو چاہیے کہ کسی بھی جگہ Job Apply کرنے سے پہلے YouTube پر Interview فیس

کرنے کے طریقہ سیکھیں۔ جس ادارے یا Company کو جائیں گے اس کے بارے میں internet کے

ذریعے Basic Information حاصل کریں۔

اپنی سی وی CV میں ہر چیز سچ لکھیں، کمپنی یا ادارے کے لیے آپ کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں اس کو اپنی باتوں کے

درمیان ثابت کریں، اپنے اندر Abilities پیدا کریں کہ کمپنی یا ادارہ والا یہ محسوس کرے کہ

اگر آپ کو نہ لے تو کمپنی کا نقصان ہے۔



Interview کے دوران اپنی تعریف زیادہ نہ کریں لیکن اپنے **Skills** کو اچھے انداز میں **Present**

کریں، جب نوکری مل جائے تو اللہ کا شکر ادا کریں، اگر ہو سکے تو ۲ رکعت شکرانہ کی نماز ادا کریں۔

آپ جہاں بھی نوکری کے لیے **Join** ہوتے ہیں تو وہاں کے ذمہ دار یا ساتھی آپ کے مزاج کے موافق ہونا ضروری نہیں ہے، اب آپ کو ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہوگا۔ اپنے اخلاق سے، کردار سے، گفتگو سے، محنت سے، پابندی سے، خیر خواہی سے، اپنائیت سے ماحول کو بنانا ہوگا۔ آپ جہاں بھی کام کریں وہاں خوشامدی کے بجائے **Quality** پیش کریں۔ کیوں کہ آپ کام نہ کر کے بار بار خوش آمدی کا سہارا لیں گے تو نوکری کھو دیں گے۔

آپ جہاں بھی نوکری کریں اگر ایمانداری اور محنت سے کرتے ہیں تو آپ کا متبادل کوئی نہیں ہو سکتا۔ آپ کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ اگر آپ ایماندار ہیں محنتی ہیں پھر بھی آپ کو ہٹایا جا رہا ہے تو وہ کمپنی یا ادارہ بہت جلد زوال کی طرف جانے والا ہے۔

آپ جہاں بھی نوکری کرتے ہیں اس کمپنی یا ادارے کو اپنا سمجھیں، اس کے چھوٹے سے چھوٹے نقصان کو بھی اپنا نقصان سمجھیں، جب آپ نوکری کا آغاز کریں تو ہر دن آپ کچھ نہ کچھ نئی چیز سیکھیں، اپنے تجربہ کو لکھتے جائیں، ایک خواب پیدا کریں کہ اگلے دس سال بعد وہ بھی کسی چھوٹی کمپنی کے مالک بنیں گے ان شاء اللہ۔ اور مالک بننے کے لیے مجھے سیکھنا ہے، اگر اس طرح خیال مضبوط ہو گا تو اس نوکری کے دوران بہت کچھ اتار چڑھاؤ آئیں گے لیکن آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، کیوں کہ آپ کے دماغ میں ہے کہ مجھے سیکھنا ہے۔

آپ نوکری کی تلاش میں ہیں تو یہ دعا پڑھیں۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ حَیْرِ فَقِیْرٌ

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے جو کچھ بھلائی دینا چاہتا ہے مجھے عطا کر کیوں کہ میں ضرورت مند ہوں۔

یہ دعا حضرت موسیٰ فرعون کے پاس نکل کر مدین میں کی تھی اللہ نے فوراً آپ کے لیے روزی روٹی انتظام کیا تھا۔ آپ بھی پڑھتے رہیں اور اللہ سے امید رکھیں کہ اللہ آپ کی بھی دعا سن لے۔



آپ کیا کر سکتے تھے اگر-----



- اگر آپ کے پاس بہت سارا مال ہوتا؟
- اگر آپ کے پاس بہت سارا علم ہوتا؟
- اگر آپ کے پاس طاقت ہوتی؟
- اگر آپ لیڈر ہوتے؟
- اگر آپ رائٹرز ہوتے؟
- اگر آپ تاجر ہوتے؟
- اگر آپ ٹیچر ہوتے؟
- اگر آپ باپ ہوتے؟
- اگر آپ ماں ہوتیں؟
- اگر آپ شوہر یا بیوی ہوتے؟
- اگر آپ طالب علم ہوتے؟
- اگر آپ عالم دین ہوتے؟
- اگر آپ ڈاکٹر ہوتے؟
- اگر آپ سے کہا جائے کہ اپنی زندگی کا مقصد تین سطر میں لکھیں تو کیا لکھتے؟
- اگر آپ سے کہا جائے کہ آپ کی زندگی کے صرف 15 دن باقی ہیں تو کیا کام کرتے تھے؟

نوٹ: ان سب میں سے آپ کوئی نہ کوئی ضرور ہوں گے، اب بتائیں کہ آپ کیا ہیں اور کیا کرنا چاہیں گے؟ ایک سفید کاغذ لیں اس میں لکھنا شروع کریں۔ جو آپ کرنا چاہتے ہیں اس کو دل کھول کر لکھیں۔ اور اس کو انجام دینے کے لیے آج ہی تیاری شروع کریں۔ کیونکہ جب تک آپ کچھ کرنے کا ٹھان نہیں لیتے دن ہفتوں میں، ہفتے مہینوں میں، مہینے سالوں میں بدلتے جائیں گے لیکن آپ کچھ کر نہیں پائیں گے۔ یہاں تک کہ ملک الموت دروازے پر پہنچ جائے گا۔



کیا آپ کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں؟

گاؤں میں ایک غریب لڑکار ہوتا تھا، وہ بہت محنتی تھا لیکن تھوڑا کم پڑھا لکھا ہونے کی وجہ سے اسے مناسب کام نہیں مل پارہا تھا۔ ایسے ہی ایک دن بھٹکتا بھٹکتا لکڑی کے ایک تاجر کے پاس پہنچا۔ اس تاجر نے لڑکے کی حالت دیکھ کر ایک آری اس کے حوالے کی اور اُسے جنگل سے درخت کٹوانے کا کام دے دیا۔ یہ نئی نوکری لڑکے کے لیے بہت حوصلہ افزاء تھی، وہ جنگل گیا اور پہلے ہی دن 18 درخت کاٹ ڈالے۔ تاجر نے بھی لڑکے کو شاباشی دی، شاباشی سن لڑکا خوش ہوا اور مزید جوش میں آگیا اور اگلے دن اور زیادہ محنت سے کام کیا۔ لیکن یہ کیا؟ اس بار وہ صرف 15 درخت ہی کاٹ سکا۔

تاجر نے کہا: "کوئی بات نہیں محنت کرتے رہو...."

تیسرے دن اس نے اور زیادہ زور لگایا لیکن صرف 10 درخت ہی کاٹ سکا۔ اب لڑکا بڑا پریشان ہو گیا لیکن وہ خود نہیں سمجھ پارہا تھا کہ وہ روز پہلے سے زیادہ کام کرتا لیکن درخت کم کاٹ پاتا ہے۔ ہار کر اس نے تاجر ہی سے پوچھا۔ "میں سارے دن محنت سے کام کرتا ہوں لیکن پھر بھی کیوں درختوں کو کاٹنے کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے....؟" اس بار تاجر نے خود جا کر صورتحال دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ شام کو تاجر جنگل میں اس نوجوان کے پاس پہنچا، دیکھا کہ وہ بڑی تندہی سے ایک درخت کا تنکا ٹٹنے میں مصروف تھا۔

"کیا کر رہے ہو بھائی....؟" تاجر نے پوچھا۔

"آپ دیکھ سکتے ہیں...." اس نے بے صبری میں جواب دیا "میں اس درخت کو کاٹ رہا ہوں۔"

شام ہونے کو آئی ہے اور ابھی تک صرف 5 درخت ہی کاٹ پایا ہوں"

"تم بہت تھکے ہوئے لگتے ہو!" تاجر کہتا ہے "کتنی دیر سے یہ کام کر رہے ہو....؟"

"پانچ گھنٹے ہو گئے ہیں" وہ جواباً کہتا ہے "میں پریشان اور تھکا ماندہ ہو چکا ہے! یہ کام روز بروز سخت اور مشکل

ہو جا رہا ہے۔"



"اچھا، تم چند منٹ کے لیے رک کیوں نہیں جاتے....؟" تاجر پوچھتا ہے۔
 "میرے پاس آرام کرنے کا وقت نہیں ہے" نوجوان تیزی سے جواب دیتا ہے "میں درخت کاٹنے میں بہت زیادہ
 مصروف ہوں۔"

تاجر نے اس سے پوچھا کہ "تم نے اپنی آری کو آخری بار کب دھار یعنی تیز کی تھی...."
 لڑکا بولا۔ "تیز....؟ میرے پاس تو دھار یعنی آری تیز کرنے کا وقت ہی نہیں بچتا میں تو سارے دن درخت کاٹنے
 میں مصروف رہتا ہوں۔"

تاجر بولا۔ "بس یہی وجہ ہے کہ تمہارے درختوں کی تعداد روز بروز گھٹتی جا رہی ہے۔ اگر تم ٹھہر کر آری کو دھار
 لگاؤ گے یعنی تیز کرو گے تو مجھے یقین ہے کہ دھار لگنے کے بعد یہ آری زیادہ تیزی سے کاٹے گی۔"

یہی حال ہمارے نوجوانوں کا ہے وہ محنت تو بہت کرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو حالات کے مطابق Update
 نہیں رکھتے، اپنی صلاحیتوں کو روز بروز بڑھانے کی فکر نہیں کرتے۔ آج کے زمانے میں ہر دن اپنی صلاحیتوں میں
 اضافے کی ضرورت ہے، ہر دن اپنے میدان میں کچھ نئی چیز سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لڑکے نے لکڑی کاٹنے
 میں بہت محنت کی لیکن آری تیز نہ کرنے کی وجہ سے پوری محنت کے باوجود نتیجہ ٹھیک نہیں نکل رہا تھا۔ آج اگر
 ہم اپنی صلاحیتوں کو بڑھائے بغیر محنت کرتے رہیں گے تو محنت تو بہت ہوگی، تھکان بھی ہوگی، لیکن نتیجہ بہت
 نہیں نکلے گا۔ جس کی وجہ سے نوجوان یا تو میدان چھوڑ دے گا، یا پھر اسی میدان میں لنگرتے لنگرتے
 چلتا رہے گا۔ ترقی اور کامیابی کی منزل سے دور ہو جائے گا۔





غصہ کا انجام

استاد: اگر تمہارے پاس 86,400 روپے ہوں اور کوئی ڈاکو ان میں سے 10 روپے چھین کر بھاگ جائے تو تم کیا کرو گے؟

کیا تم اس کے پیچھے بھاگ کر اپنی لٹی ہوئی 10 روپے کی رقم واپس حاصل کرنے کی کوشش کرو گے؟ یا پھر اپنے باقی کے بچے ہوئے 86,390 روپے کو حفاظت سے لیکر اپنے راستے پر چلتے رہو گے؟
 طلبانے کہا: ہم 10 روپے کی حقیر رقم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے باقی کے پیسوں کو حفاظت سے لیکر اپنے راستے پر چلتے رہیں گے۔

استاد نے کہا: تمہارا بیان اور مشاہدہ درست نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر لوگ ان 10 روپے کو واپس لینے کے چکر میں ڈاکو کا پیچھا کرتے ہیں اور نتیجے میں اپنے باقی کے بچے ہوئے 86,390 روپیوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

طلباء نے حیرت سے استاد کو دیکھتے ہوئے کہا: سر، یہ ناممکن ہے، ایسا کون کرتا ہے؟
 استاد نے کہا: یہ 86,400 اصل میں ہمارے ایک دن کے سینڈز ہیں۔

کسی 10 سینڈز کی بات کو لیکر، یا کسی 10 یکنڈز کی ناراضگی اور غصے کو بنیاد بنا کر ہم باقی کا سارا دن سوچنے، جلنے اور گڑھنے میں گزار کر اپنا باقی کا سارا دن برباد کرتے ہیں۔ یہ 10 سینڈز ہمارے باقی بچے ہوئے 86,390 سینڈز کو بھی کھا کر برباد کر دیتے ہیں۔

باتوں کو نظر انداز کرنا سیکھئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کا کوئی وقتی اشتعال، ناراضگی آپ سے آپ کے سارے دن کی طاقت چھین کر لے جائے۔

معاف کریں، بھول جائیں اور آگے بڑھیں..



اپنی پہچان کیسے کریں؟

اپنے آپ کو کیسے پہچانیں؟ اللہ نے مجھے کس لیے پیدا کیا ہے؟

اج کے نوجوانوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انہیں اس بات کا پتہ نہیں ہوتا کہ انہیں کیا کرنا چاہیے؟

اکثر نوجوان پوچھتے رہتے ہیں کہ Sir میں کیا کروں؟ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

گویا ان کو ان کی صلاحیتوں کا اندازہ نہیں ہوتا ہے، نہ ہی معلوم کرنے کا طریقہ اتا ہے۔ کیوں کہ آج اسکولوں میں کالجوں میں نصاب ختم کرنے کی فکر ہوتی ہے، امتحان میں اچھے نمبرات کی فکر ہوتی ہے۔ بچوں کو اپنی صلاحیت پتا کرنے کا طریقہ نہیں بتایا جاتا۔ نہ ہی بچوں کی صلاحیتوں کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ایسے آج ہم کچھ اصول سمجھائیں گے جن پر غور کر کے اپنی صلاحیتوں کو پہچانا جاسکتا ہے اور اپنے فیلڈ کو متعین کیا جاسکتا ہے۔

اگر آپ تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں اور اب مزید تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ نہیں ہے کچھ کام کرنا چاہتے ہیں اور سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا کریں؟

آپ کے سامنے مختلف کام ہیں، اب آپ غور کریں کہ جو کام آپ کے سامنے ہیں ان میں کونسا ایسا کام ہے جس کو کرنے میں کوئی تھکان محسوس نہیں ہوتی، یعنی آپ کو اس کام کے انجام دینے میں اتنا دل لگ جاتا ہے وقت کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اور کسی بھی وقت اس کام کو کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہو، اگر کوئی کام ایسا ہو تو سمجھ جائیں کہ وہ کام آپ کا ہے اور اس کام میں کامیابی یقینی ہے۔

اور اسی طرح ایسا کونسا کام ہے جس کو کرنے کی صورت میں آپ کو اطمینان ہوتا ہے دل کو خوشی ہوتی ہے، اگر کوئی ہے تو سمجھ لیں وہ آپ کا ہے آپ اس کے لیے ہیں۔ اس کام کو کرنے میں کوئی بیزارگی نہ ہو، سمجھ لیں وہ کام آپ کا ہے۔



آپ کی زندگی میں کونسا ایسا کام ہے جس کے کرنے میں کسی معاوضہ کی پروا نہ ہو، معاوضہ نہ بھی ملے تو بھی کرتے جائیں، جب آپ سے آپ کے کام کے معاوضہ کے بارے میں پوچھیں تو آپ کہیں پہلے میرا کام دیکھو پھر میرا معاوضہ ملے کرنے کی بات کریں۔ آپ کو آپ کے کام کے بارے میں اتنا حوصلہ ہو تو سمجھ لیں آپ اس کام کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

آپ کے سامنے کئی ایسے کام ہیں جس کے کرنے سے لوگ آپ کی تعریف کرتے ہیں یہاں تک کہ جو آپ کے دشمن ہیں وہ بھی تعریف کرنے پر مجبور ہیں تو پھر وہ آپ کا کام ہے اس کو کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔ کوئی ایسا کام ہے جس کو جاننے کی آپ ان تھک کوشش کرتے ہیں، کچھ بھی مشکلات آئیں پھر بھی آپ کرنے تیار ہیں، اس کے لیے آپ دیر تک انتظار بھی کر سکتے ہیں، اس کو جاننے یا سیکھنے کے لیے دور کا سفر کرنے بھی تیار ہیں، تو سمجھ لیں وہ آپ کا کام ہے اس کو کرتے ہوئے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ یا اگر آپ اسٹوڈنٹ ہیں، کون سے مضمون میں آپ کا من لگتا ہے؟ انگریزی میں، حساب میں، سماجی علم میں، سائنس میں؟ جس مضمون میں آپ زیادہ وقت لگانے کے باوجود تھکانہ ہو، اس کی گہرائی جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو سمجھ لیں وہ آپ کا میدان ہے۔

آپ کا روبرو ہے اس کو نئے نئے طریقہ سے کرنا چاہتے ہیں، نئے نئے اینڈیا آتے ہیں تو سمجھ لیں وہی آپ کا کاروبار ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں آپ کو اور ہم کو اپنے کاموں میں دل لگنے اور محنت سے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

قارئین انسان کی زندگی میں نفع نقصان لگا ہوا ہے۔ ہم کئی درجہ احتیاط کرتے ہیں لیکن پھر بھی نقصان اٹھاتے ہیں، ہم کبھی اپنی کم علمی اور ناتجربہ کاری سے بھی نقصان اٹھاتے ہیں، حد درجہ احتیاط کرنے کے باوجود بھی نقصان ہو تو اس میں اللہ کی مرضی ہے، لیکن اگر غفلت، ناتجربہ کاری، اور حرص کی وجہ سے نقصان ہو تو اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے۔



اپنے بچوں کو کیسے پہچانیں؟

- 1 بچوں کو سمجھنے کے لیے وقت دینا ہوگا، ساتھ میں رہنا ہوگا، دوست بننا ہوگا، محبت کرنا ہوگا، ہر بات پر نہیں ڈانٹنا، ہر غلطی پر سزا نہیں دینا۔
- 2 اگر آپ کے بچے دوسرے بچوں کے ساتھ، اسکول میں، محلے میں، رشتہ داروں کے پاس، مسجد میں، مکتب میں جلد گھل مل جاتے ہیں تو ایسے بچے سوشیل بننے ہیں، تاجر بننے ہیں، لیڈر بننے ہیں، جلد کمانے والے بنتے ہیں۔ مسابقت میں آگے بڑتے ہیں،
- 3 اگر آپ کے بچے بازار میلے اور سڑک پر چلتے وقت اپنے والدین کا بار بار ہاتھ چھوڑ کر الگ ہو کر چلنا چاہتے ہیں۔ تو یہ بچوں کی بلند پروازی کی صفت ہے وہ چاہتے ہیں کہ والدین کی موجودگی میں وہ اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا سیکھ لیں، انہیں ایسا کرنے دیں اور نگرانی قائم رکھیں۔ اس طرح کے بچے بہت جلد باہر اپنا لوہا منوالیتے ہیں، اور اپنے ماں باپ کے قدم قدم پر محتاج نہیں ہوتے ہیں۔
- 4 گھروں میں بچے اپنے والدین کی چیزیں استعمال کرنا چاہتے ہیں عینک لگا لیتے ہیں، کوٹ پہن لیتے ہیں، ٹوپی لگا لیتے ہیں، تو وہ اپنے باپ کی طرح بننا چاہتے ہیں، ان کو اس میں خوشی ہوتی ہے۔
- 5 اسکول میں استاد کی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں، چھڑی اٹھا کر بچوں کو پڑھانا شروع کر دیتے ہیں، اس طرح کے بچے آگے چل کر استاذ بن جاتے ہیں یا ان کو پڑھانا اور سکھانا بہت اچھا لگتا ہے۔
- 6 جو ٹیچر اچھا پڑھائے، یا محبت سے پڑھائے، تو بچے بھی ویسے ہی بننا چاہتے ہیں۔
- 7 اگر ہمارے بچوں کو ہمیشہ غصہ، نفرت، لڑائی جھگڑا، مار، توڑ کا ماحول ملے تو وہ آگے چل کر اسی کے عادی بن جاتے ہیں، ایسے ماحول میں پل کر بڑے ہونے سے محبت، نرمی، سلیقہ مندی، ہمدردی کی امید نہیں لگائی جاسکتی۔
- 8 اگر بچہ آپ سے باتیں کم کرتا ہے دور رہتا ہے تو اس کا مطلب آپ نے دوستانہ ماحول نہیں رکھا ہے۔



- 9 اگر کوئی بچہ بار بار لڑائی کرتا ہے تو گھر میں لڑائی ہو رہی ہے، مار دھاڑ کے سیریل دیکھ رہا ہے۔
- 10 اگر بچہ حسد کرتا ہے تو آپ ہمیشہ اس کا موازنہ دوسروں سے کرتے ہیں۔
- 11 اگر بچے میں خود اعتمادی نہیں ہے تو آپ ہمیشہ نصیحت کرتے ہیں غصہ کرتے ہیں، ہمت افزائی نہیں کرتے ہیں۔
- 12 اگر بچے کو غصہ آتا ہے تو آپ بچے کی تعریف نہیں کرتے، اس کے کاموں کو سراہتے نہیں ہیں۔
- 13 اگر کوئی بچہ گیم زیادہ کھیلتا ہے تو اپنی ریل لائف میں مار توڑ کر تارہتا ہے۔
- 14 اگر کوئی بچہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کو زیادہ سزا دی جا رہی ہے۔
- 15 بچے کی ہر خواہش کو پوری نہ کریں، کیوں کہ زندگی میں ہر خواہش پوری ہونے والی نہیں ہے۔
بارنانا کام ہونا بھی سکھانا ہے۔
- 16 ہمیشہ ٹیم والے گیم کھیلنے دیں، فٹ بال، والی بال، کبڈی، کھوکھو، جس سے ٹیم کا حصہ بننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، اور ٹیم لیڈر بننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔





میاں بیوی دونوں کے کام

- ایک دوسرے کی باتوں کو دھیان سے سنیں۔
- ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں۔
- ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں
- ایک دوسرے کی قدر کرنا سیکھیں۔
- ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھیں۔
- ایک دوسرے کے فائدے کا خیال رکھیں۔
- ایک دوسرے کے وفادار بنیں۔
- ایک دوسرے کو پورا کریں۔
- ایک دوسرے کی باتیں نہ کاٹیں۔
- ایک دوسرے کی خامیوں کو تلاش نہ کریں۔
- ایک دوسرے کی بات ماننے کو تیار رہیں۔
- ایک دوسرے کے لیے وقت نکالیں۔
- ایک دوسرے پر بھروسہ کریں۔
- ایک دوسرے کی مدد کریں
- ایک دوسرے کی پرانی غلطیاں بھول جائیں۔
- ایک دوسرے پر شک نہ کریں۔
- اپنے دفاع کی بے جا کوشش نہ کریں۔

NOTES

deenitaleemforkids Paigham-e-Noor
deenitaleemforkids Paigham-e-Noor

NOTES

deenitaleemforkids Paigham-e-Noor
deenitaleemforkids Paigham-e-Noor

نورالدین عمری کی زیر طباعت کتابیں

- (1) آوجو عقیدہ سمجھیں
- (2) میرے پیارے نبی
- (3) سنہری باتیں
- (4) سنو تم بدل سکتے ہو
- (5) زندگی کا سلیقہ
- (6) تفسیر سورہ رحمن
- (7) درس حدیث
- (8) صدائے نور خطبات جمعہ
- (9) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (ماں کے پیٹ سے پیدائش تک)
- (10) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (پیدائش سے 7 سال تک)
- (11) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (7 سال سے 10 سال تک)
- (12) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (10 سال سے 14 سال تک)
- (13) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (15 سال سے 18 سال تک)
- (14) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (نکاح سے پہلے)

Note :
Support us in publishing of children's literature
Google pay Number 9391138391

نوٹ:
بچوں کے لٹریچر کی نشرو اشاعت میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

Introduction Of Shaikh Nooruddin Umeri

Shaikh Nooruddin Umeri Is A Renowned Islamic Scholar, Speaker And Researcher From Hyderabad, India. He Has Delivered Thousands Of Talks All Over India – In Organized Programs As Well As Friday Sermons In Masaajid. Apart From The Lengthy Speeches, His Short And Informative Videos On Youtube On A Variety Of Topics Have A Large Number Of Followers, Alhamdulillah.

He Is A Successful Child Psychologist And A Family Therapist. With Indepth Understanding Of Islam, He Specializes In Counseling Students, Parents And Spouses In The Light Of Shari'ah.

EDUCATION:

- Aalim Faazil – Jamia Darussalam, Oomerabad.
- Bachelor of Arts, Arabic– Madras University.
- Master of Arts, Arabic – English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Diploma in Translation – English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Master of Philosophy, Arabic–English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Master of Arts, Urdu – Central University of Hyderabad, Hyd.

TEACHING EXPERIENCE:

- Arabic Lecturer At Narayana Junior College, Hyderabad For A Period Of 10 Yrs.
- Jamia Darul Furqaan, Sayeedabad, Hyderabad.
- Jamia Hafsa As-Salfiya, Golconda, Hyderabad.

RESEARCH WORK:

AskIslamPedia.com—An Online Islamic Encyclopedia, Head Office—Hyderabad.

CURRENT DESIGNATION:

Director - Ocean The ABM School, Hyderabad.



MRP ₹ 100